ہدایۃ النحو کی اردو شرح

مفتی محمد طاہر رضا قادری

مدرس شعبہ درس نظامی و شعبہ تخصص فی الفقہ

جامعہ قادریہ سیدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی

	مفعول معہ	95
	مفعول معہ کی تعریف / فعل کے معمول سے کیا مراد ہے؟	
	مفعول معہ پر نصب اور رفع پڑھنا کب جائز ہے؟	
	مفعول معہ پر صرف نصب کس صورت میں پڑھیں گے؟	
	مفعول معہ کو کس صورت میں نصب نہیں پڑھیں گے؟	
	حال	96
	حال کی تعریف / حال کے لیے ضروری ہے کہ فاعل یا مفعول لفظاً ہو؟	
	حال کو عمل (نصب) کون دیتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں	
	معنی فعل سے کیا مراد ہے؟ / حال اور ذوالحال یہ دونوں معرفہ ہوتے ہیں یا نکرہ؟	
	حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا / حال مفرد ہوتا ہے یا جملہ	
	کبھی حال کے عامل کو حذف بھی کیا جاتا ہے	
	تمییز	98
	تمییز کی تعریف / ماپ کے بعد تمییز / وزن کے بعد تمییز کی مثال	
	مسافت کے بعد تمییز کی مثال / اندازاً مقدار کے بعد تمییز کی مثال	
	تمییز مقدار کے بعد ہی ہوتی ہے یا غیر مقدار کے بعد بھی ہوتی ہے؟	
	نسبت سے ابہام کو دور کرنے کے لیے تمییز کی مثال	

نور قرآآن اکیڈمی کا تعارف

نور قرآن اکیڈمی ایک آن لائن درس نظامی اسکالرز اکیڈمی ہے جس میں مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں نور قرآن اکیڈمی کا انداز تدریس سب سے مختلف ہے

چھ سالہ درس نظامی

نور قرآن اکیڈمی میں چھ سالہ درس نظامی کروایا جاتا ہے جو آن لائن ہوتا ہے اس کا نصاب آپ اسی ویب سائٹ میں دیکھ سکتے ہیں اور درس نظامی کا طریقہ تعلیم واوقات بھی دیکھ سکتے ہیں

تصحیح عبارت کورس تین ماہ

نور قرآن اکیڈمی میں صرف تین ماہ میں صرف ونحو میں پختگی کے ساتھ عبارت درست کروائی جاتی ہے اور ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے انتہائی مناسب فیس میں مزید تفصیلات کے کلک کریں اس لنک پر

تصحیح عبارت کورس دوماہ

جو طلباء وطالبات صرف ونحو مضبوط ہوتے ہیں اور اچھی طرح صرف ونحو پڑھی ہوتی ہے انہیں دو ماہ میں عبارت وترجمہ کی درستگی کروائی جاتی ہے

سالانہ امتحان کی تیاری کورس عبارت کی درستگی کے ساتھ

ہم سمجھتے ہیں کہ سالانہ امتحان کی تیاری طلباء وطالبات کے لیے انتہائی ضروری ہے اس لیے کہ پورے سال کے نصاب کو ذہن میں نقش کرنا تبھی ممکن ہے جب طلباء امتحان کی صحیح معنوں میں تیاری کرتے ہیں

اس کا دوسرا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگلے سال کا نصاب آسان ہو جاتا ہے اور کتابیں سمجھنا اور حل کرنا بغیر دشواری کے ممکن ہو جاتا ہے اس کی تفصیل کے لیے کلک کریں

مختلف فنون کورسز

نور قرآن اکیڈمی میں مختلف فنون کے بھی کورسز شوال سے کروائے جائیں گے جیسے علم منطق کورس، اصول فقہ کورس، علم بلاغت کورس، اصول حدیث کورس وغیرہ

شوال سے ہم مختلف کورسز کا سلسلہ شروع کریں گے ان شاءاللہ العزیز

آپ ہماری ویب سائٹ کو سبسکرائب کریں تاکہ آپ کو اپڈیٹ ملتی رہے

سالانہ امتحان کی تیاری کے چھ اصول

سالانہ امتحان کی تیاری ہو یا سہ ماہی امتحان کی تیاری ہو یا ششماہی امتحان کی تیاری، امتحان کے اصول کے مطابق تیاری نہیں کرتے تو امتحان میں بہترین مارکس کا خیال حماقت ہے آپ کو مندرجہ ذیل اصول کے مطابق تیاری کرنی ہے

پہلا اصول وقت کی اہمیت

اگر آپ کو وقت کی اہمیت کا احساس نہیں اور وقت کی قدر نہیں تو سالانہ امتحان کی تیاری تو دور کی بات کسی بھی میدان میں آگے نہیں بڑھ سکتے سالانہ امتحان کی تیاری کے لیے وقت ضرور دیں کم از کم دو ماہ ضرور دیں کیونکہ آپ نے پورے سال کے نصاب کی تیاری کرنی ہے

دوسرا اصول نصاب کی تقسیم

اپنے نصاب کتاب کو وقت پر تقسیم کریں ایک ساتھ سارے نصاب کی تیاری مشکل کام ہے ہر کتاب کے نصاب کو ساٹھ دنوں پر تقسیم کریں اگر تیس دن ہوں تو تیس دنوں پر تقسیم کریں

تیسرا اصول خاکہ ونقشہ

ہر کتاب کا ایک خاکہ تیار کریں یا تو خود تیار کریں یا ہماری ویب سائٹ سے تیار شدہ خاکہ لے لیں جیسے نقشہ علم النحو اور نقشہ ابواب الصرف وغیرہ تاکہ پوری کتاب کو ذہن میں بٹھانا آسان ہو خاکہ سے ہی کئی سوالات کا جواب خود بخود معلوم ہو جائے گا

چوتھا اصول تعریفات العلوم

سب سے پہلے علوم کی تعریفات یاد کریں جیسے علم نحو کی تعریف وموضوع وغرض، علم منطق کی تعریف وموضوع وغرض، اصول فقہ کی تعریف وموضوع وغرض وغیرہ اسی طرح کتاب میں باقی جتنی بھی تعریفات ہیں وہ سب تھوڑی یاد کریں

پانچواں اصول مثالیں

کسی بھی ایک جگہ یا خاکہ میں ہر قسم کے ساتھ مثال بھی لکھیں ان مثالوں کو بھی مختلف پارٹس میں لکھیں جیسے ایک چوتھائی کتاب کی مثالیں ایک جگہ پھر دوسری چوتھائی کتاب کی ایک جگہ اس طرح ایک جگہ مثالیں لکھ کر انہیں بار بار دیکھتے رہیں اور پہنچانتے رہیں

چھٹا اصول امتحان

ہفتہ وار خود ٹیسٹ لیں یا کسی کو ٹیسٹ دیں وہ آپ سے مثالیں اور تعریفات سنے اس طرح آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جو چیزیں آپ یاد کر رہے ہیں وہ یاد ہو رہی ہیں یا نہیں یا پرچیاں بنالیں ان پر قسموں کے نام لکھیں اور مکس کر کے اٹھائیں جس پرچی پر جس قسم کا نام ہو اس کی تعریف دہرائیں اسی طرح مثالیں لکھ کر پرچیوں کے ذریعے اپنا ٹیسٹ خود بھی لے سکتے ہیں

تصحیح عبارت کورس امتحان کی تیاری کے ساتھ

اگر آپ ہم سے عبارت کی تصحیح کے ساتھ ساتھ امتحان کی تیاری کرنا چاہتے ہیں تو تفصیلات کے لیے ہمارے نمبر پر رابطہ کریں

ہدایت النحو کے سالانہ امتحان کی تیاری کا طریقہ

ہدایت النحو کے سالانہ امتحان کی تیاری بہت ہی اہم ہے کیونکہ یہ نحو کی کتاب ہے اور نحو کی پختگی ہی عبارت میں پختگی کی ضمانت ہے اس کی تیاری۔ صرف امتحان میں پاس ہونے کے لیے نہ کریں بلکہ اپنی بنیاد مضبوط کرنے کے لیے کریں اس کے لیے آپ کو چند سٹیپس کو فالو کرنا ہو گا

پہلا سٹیپ

سالانہ امتحان کی تیاری کے چھ اصول کو اچھی طرح پڑھیں اور اس پر عمل کریں

دوسرا سٹیپ

علم نحو کا خاکہ ذہن نشین کریں اور خاکہ میں جن چیزوں کا ذکر ہے ان کی تعریفات و امثلہ یاد کریں

تیسرا سٹیپ

جب علم نحو کا خاکہ ذہن نشین ہو جائے تو اگلا سٹیپ اپنائیں جب تک ذہن نشین نہیں ہوتا تب تک آپ تسہیل الہدایۃ سوالا جوابا سے سوالات وجوابات بھی یاد کرتے رہیں سوالات وجوابات کو یاد کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں تاکہ امتحان کی تیاری میں آسانی ہو

مگر صرف سوالات وجوابات یاد کرتے رہنے سے امتحان کی تیاری نہیں ہو گی بلکہ اس کو ایک طریقہ سے یاد کریں تاکہ ایسانہ ہو کہ پچھلے سوالات بھولتے رہیں

جب علم نحو کا خاکہ ذہن نشین ہو جائے تو فہرست دیکھیں فہرست میں موجود ہر عنوان سے متعلق جو جو چیزیں بیان کی گئی ہیں وہ بغیر تفصیل اور بغیر جواب کے یاد کریں اور دوسری طرف آپ نے سوالات وجوابات کو یاد کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھنا ہے بھلے تھوڑے تھوڑے سوالات وجوابات یاد کریں

چوتھاسٹیپ

اب فہرست کو دیکھیں کہ کون کون سی چیزیں آپ کو یاد نہیں وہ یاد کریں فہرست کو آپ دنوں پر تقسیم کرلیں بہتر تو یہ ہے کہ ساٹھ دنوں پر تقسم کریں ساٹھ دن نہ ہوں تو تیس دنوں پر تقسیم کریں اور ایک دن میں اتنا ہی یاد کریں جتنا تقسیم کیا ہے

روزانہ فہرست کو دیکھیں اور سوچیں کہ یاد کی ہوئی چیزیں آپ کے ذہن میں ہیں یا نہیں ؟کسی سوال کا جواب ذہن سے نکل گیا ہو تو دوبارہ دیکھیں یہ ذہن میں رکھیں زیادہ رٹانے سے بہتر ہے تھوڑا سمجھ کر یاد کریں

پانچواں سٹیپ

جتنی بھی تعریفات ہیں ان کی عربی عبارت کو کسی سے پڑھیں اور ترجمہ کرنا سیکھیں اس سے ایک تو عبارت بہتر ہو گی اور دوسرا یہ کہ تعریفات بھی یاد ہوں گی اور یہ کام آپ نے شروع سے کرنا ہے

ہدایت النحو اُردو شرح

اگر عربی عبارت سمجھنے میں دشواری ہو تو ہم سے عربی عبارت والی ہدایت النحو کی شرح لے لیں روزانہ پانچ پانچ سات سات چیزوں کی عربی تعریفات کو حل کریں سمجھیں ترجمہ یاد کریں یہ بڑا اہم سٹیپ ہے اس کو مس نہیں کرنا اس لیے کہ ہدایت النحو کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کی عبارت درست ہو

نوٹ اکیلے امتحان کی تیاری بہت ہی مشکل کام ہے اس کے لیے آپ کو کسی سینئر ساتھی کی ضرورت ہے کوئی ساتھی مل جائے تو ٹھیک ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ امتحان کی تیاری کورس کریں جس سے آپ کی عبارت بھی درست ہو گی ترجمہ بھی درست ہو گا اور مکمل کتابوں کے سالانہ امتحان کی تیاری بھی ہو گی

سالانہ امتحان کی تیاری کورس

سالانہ امتحان کی تیاری کورس کے لیے ہمارے نمبر پر رابطہ کریں
مفتی محمد طاہر رضا قادری مدرس شعبہ درس نظامی و تخصص فی الفقہ
موبائل نمبر 03077798297

علم نحو کا خاکہ

علم نحو کی کوئی بھی کتاب ہو اس میں یہ چار چیزیں بیان کی جاتی ہیں

مقدمہ　　اسم　　فعل　　حرف

مقدمہ

(1)علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض

(2)کلمہ اور اس کی اقسام

(3)کلام اور اس کی اقسام

اسم کی بحث

(1)اسم کی دو قسمیں معرب اور مبنی

(2)اسم کی دو قسمیں مذکر و مؤنث

(3)اسم کی دو قسمیں معرفہ و نکرہ

(4)اسم کی تین قسمیں واحد تثنیہ اور جمع

(5)اسماء عاملہ

(6)مرفوعات، منصوبات، مجرورات اور توابع

فعل کی بحث

(1)فعل مضارع کے اعراب کی اقسام

(2)فعل معروف و مجہول

(3)فعل لازم و متعدی

(4)افعال قلوب

(5)افعال ناقصہ

(6)افعال مقاربہ

(7)تعجب کے دو فعل

(8)افعال مدح وذم

حرف کی بحث

(1)حروف عاملہ

(2)حروف غیر عاملہ

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمن الرحیم

سوال مصنف نے تسمیہ کے بَعد حمد سے کتاب کا آغاز کیوں کیا؟

جواب اس کی پانچ وجوہات ہیں

1. کتاب اللہ کی اقتداء کرتے ہوئے
2. حدیث پر عمل کرتے ہوئے
3. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ اَمرٍ ذی بال لم یبدَء بحَمد فَھو اَقْطَع ہر وہ کام جس کی ابتداء حمد سے نہ کی گئی وہ نامکمل ہے
4. اسلاف کے طریقہ پر چلتے ہوئے کہ ہمارے بزرگان دین بھی ایسا ہی کرتے تھے
5. اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہ شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے
6. اور حمد کے متعلق احادیث میں جو فضائل آئے وہ حاصل کرنے کے لیے

سوال حمد کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب اختیار خوبی پر زبان سے تعریف کو حمد کہتے ہیں جیسے علم، مہارت، تدریس وغیرہ پر تعریف

سوال مدح کی تعریف کریں

جواب غیر اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کو مدح کہتے ہیں جیسے حسن، ذہانت وغیرہ

سوال ربِّ الْعٰلمینَ کا اعراب بیان کریں

جواب ربّ کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں

للہ کی صفت ہو تو مجرور

اَعْنِی فعل مقدر کا مفعول بہ ہو تو منصوب

ھو ضمیر مقدر کی خبر ہو تو مرفوع پڑھیں گے

سوال وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِين کا جملہ کس لیے مصنف نے ذکر کیا؟

جواب جب رَبِّ الْعٰلَمِين کہا تو کسی کو یہ خیال آسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سب کی آخرت بہتر کرے گا کیونکہ وہ رب العالمین ہے اس خیال کو دور کرنے کے لیے کہا کہ سب کی آخرت بہتر نہیں ہو گی بلکہ جو متقی ہوں گے انہی کی آخرت بہترین ہو گی

سوال متقی کسے کہتے ہیں

جواب متقی کا لغوی معنی بچنا ہے اور اصطلاحی معنی ہے انسان کا اس فعل یا ترک فعل سے بچنا جس کی وجہ سے وہ جہنم کا مستحق ہو سکتا ہے

سوال حمد کے بعد صلاۃ و سلام کا ذکر کیوں کیا؟

جواب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَمْدُ لِلّٰہ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِین اصْطَفٰی

اور اللہ تعالیٰ نے صلاۃ کے بعد سلام کا حکم دیا

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(56)

سوال الصَّلَاۃُ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب الصَّلَاۃُ کا لغوی معنی دعا ہے

اور اصطلاحی معنی اللہ کی صلاۃ سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں کی صلاۃ سے مراد استغفار ہے اور مومنین کی صلاۃ سے مراد دعا ہے اور جانوروں کی صلاۃ سے مراد تسبیح ہے

سوال آل سے کیا مراد ہے؟

جواب آل کا ایک معنی اولاد و اھل بیت ہے اور دوسرا معنی قوم ہے جیسے آل فرعون آل موسی

سوال آل اصل میں کیا تھا؟

جواب آل اصل میں اول تھا واؤ کو الف سے بدل دیا تو آل ہو گیا

سوال آل نبی سے کیا مراد ہے؟

جواب آل نبی کا ایک معنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ھاشم کی اولاد ہے جن پر صدقہ واجبہ حرام ہ

اور دوسرا معنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر متقی پرہیز گار امتی

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آلُ محمد کُلُّ تقَیٍ

سوال صحابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب صحابی وہ شخص ہے جو ایمان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی صحبت سے سرفراز ہوا اور اسلام پر ہی خاتمہ ہوا

سوال ہدایت النحو کتاب کی دس خوبیاں بیان کریں

جواب ۱۔ یہ کتاب مختصر ہے ۲۔ اس میں غیر ضروری باتیں نہیں

۳۔ نحو کے اہم مسائل ہیں ۴۔ کافیہ کتاب کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے

۵۔ ابواب بنائے گئے ہیں ۶۔ فصلیں بھی بنائی گئی ہیں

۷۔ آسان عبارت ہے ۸۔ مثالیں بھی ذکر کی گئی ہیں

۹۔ دلائل بیان نہیں کیے ۱۰۔ علتیں بیان نہیں کیں

سوال مصنف نے کتاب کا نام ہدایت النحو کیوں رکھا؟

جواب ہدایت النحو کا معنی ہے نحو کی رہنمائی مصنف نے کتاب کا نام ہدایت النحو کا نام اس لیے رکھا کہ طلبا کو اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے نحو سیکھنے کے بعد ہدایت عطا فرمائے

سوال مصنف نے کتاب میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی ہیں؟

جواب مصنف نے کتاب میں چار چیزیں بیان کی ہیں مقدمہ

پہلی قسم اسم کے بیان میں دوسری قسم فعل کے بیان میں

تیسری قسم حرف کے بیان میں

مقدمہ

سوال مقدمہ کا لغوی معنی بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ مقدمہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ قلم بند کریں

جواب: مقدمہ کا معنی ہے لشکر کا اگلا حصہ، لشکر کا اگلا حصہ، پورے لشکر کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اسی طرح کتاب کا مقدمہ بھی پوری کتاب کا سمجھنا آسان کر دیتا ہے اس لیے کتاب کے شروع میں بیان کی جانے والی بنیادی باتوں کو مقدمہ کہا جاتا ہے

مقدمہ کی اقسام

مقدمہ کی دو قسمیں ہیں۔ مقدمۃ العلم مقدمۃ الکتاب

مقدمۃ العلم: وہ بنیادی باتیں جن کو سمجھے بغیر اس علم کو سمجھنا ممکن نہ ہو جیسے علم فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض

مقدمۃ الکتاب: وہ بنیادی باتیں جن کو سمجھنے سے کتاب کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے جیسے تعریفات

سوال مقدمہ میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: مقدمہ میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں

(1) علم نحو کی تعریف۔ موضوع۔ غرض وغایت

(2) کلمہ کی تعریف اور اقسام (3) کلام کی تعریف واقسام

سوال نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں

جواب۔ **علم نحو کی تعریف**۔ ایسے اصول کو جاننا جن کے ذریعے تین کلموں کے آخر کے احوال معلوم ہوں معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے اور ان میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو

علم نحو کی غرض ذہن کو کلامِ عرب میں لفظی غلطی سے بچانا

علم نحو کا موضوع **کلمہ اور کلام**

سوال کلمہ کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ کلمہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب کلمہ کی تعریف: وہ اکیلا لفظ جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ (1) اسم (2) فعل (3) حرف

سوال کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر بیان کریں

جواب: کلمہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا یا نہیں اگر نہیں تو حرف ہے اگر اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو کلمہ کسی زمانے کے ساتھ ملا ہوا ہو گا یا نہیں اگر ملا ہوا ہو گا تو فعل ہے اگر ملا ہوا نہیں تو اسم ہے

اسم کے متعلق چار چیزیں

سوال اسم کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے **رجل** (مرد) **عِلْمٌ** (جاننا)

سوال اسم کی علامات کتنی اور کون کون سی ہیں

(1)مسند الیہ ہونا جیسے **زَیْدٌ قَائِمٌ**(زید کھڑا ہے) (2)مضاف ہونا جیسے **غُلَامَ زَیْدٍ** (زید کا غلام)

(3)لام تعریف کا داخل ہونا جیسے **الرَّجل** (خاص مرد) (4)جر کا داخل ہونا جیسے **بزَیْدٍ**(زید کے ساتھ)

(5)تنوین کا داخل ہونا جیسے **زیدٌ** (6)تثنیہ ہونا جیسے **رجلَان** (دو مرد)

(7)جمع ہونا جیسے **رِجالٌ** (کئی مرد) (8)موصوف ہونا جیسے **رجل عَالِمٌ** (علم والا مرد)

(9)مصغر ہونا جیسے **قُریش** (10)منادی ہونا جیسے **یا رجل**(اے مرد)

سوال اخبار عنہ کا مطلب بیان کریں

جواب اخبار عنہ (جس کے متعلق خبر دینا) کا مطلب ہے محکوم علیہ ہونا اور محکوم علیہ کا مطلب

ہے کہ اسم فاعل ہو یا نائب فاعل ہو یا مفعول ہو یا مبتداء ہو صرف اسم ہی فاعل نائب فاعل مفعول اور مبتداء ہوتا ہے فعل اور حرف فاعل نائب فاعل مفعول اور مبتداء نہیں ہوتے

سوال اسم کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اسم کا معنی ہوتا ہے بلند ہونا اور اسم بھی فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے اس لیے اسم کو اسم کہا جاتا ہے اس لیے کہ اسم مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ

اس سے معلوم ہوا کہ اسم بلند ہوتا ہے

فعل کے متعلق چار چیزیں

سوال فعل کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضرب یضرب اِضرب تمیز

سوال فعل علامات کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب فعل کی بارہ نشانیاں ہیں

(1)مسند ہونا (2)قد ہونا (3) سین ہونا (4)سوف ہونا

(5)جزم ہونا (6)ماضی کی گردان ہونا (7) مضارع کی گردان ہونا

(8)امر ہونا (9) نھی ہونا (10)ضمیر بارز مرفوع متصل ہونا

(11)تائے تانیث ساکنہ کا متصل ہونا (12)نون تاکید ثقیلہ یانون تاکید خفیفہ کا متصل ہونا

سوال اخبار بہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اخبار بہ (جس کے ذریعے خبر دینا) کا مطلب ہے محکوم بہ ہونا اور محکوم بہ کا مطلب ہے کہ کلمہ یا تو خبر ہو یا ایسا مبتداء ہو جس کی خبر نہ ہو بلکہ فاعل یا نائب فاعل ہو

سوال فعل کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب فعل کا مطلب ہے معنی مصدری اور فعل معنی مصدری پر مشتمل ہوتا ہے اس لیے فعل کو فعل کہتے ہیں معنی مصدری کا مطلب ہے کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا وغیرہ

حرف کے متعلق چار چیزیں

سوال حرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب حرف وہ کلمہ ہے جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ دوسرے کلمہ کا محتاج ہو جیسے **من**

اس کا معنی ابتداء ہے مگر ابتداء کی سمجھ تب آئے گی جب **من** کے ساتھ **البصرۃ** یا **الکوفۃ** وغیرہ لگے گا یعنی **البصرۃ** یا **الکوفۃ** وغیرہ کے ملنے سے پتہ چلے گا کہ چلنے کی ابتداء بصرہ یا کوفہ وغیرہ سے ہوئی

سوال حرف کی علامت بیان کریں

جواب حرف کی نشانی یہ ہے کہ حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ نہ اسم کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی فعل کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے

سوال حرف کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: حرف کے بہت فوائد ہیں مصنف نے چار فائدے بیان کئے ہیں

(1)دو اسموں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **زَيْدٌ فِي الدَّارِ**۔(زید گھر میں ہے)

(2)دو فعلوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **أُرِيدَ أَنْ تَنْصر** (میں چاہتا ہوں کہ تو مدد کرے)

(3)اسم اور فعل کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **نَصرتَ بِالْعِلْمِ**(میں نے علم کے ذریعے مدد کی)

(4)دو جملوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **إِنْ جَاءَنِي زَيْدٌ أَكْرَمْتهُ**(اگر زید میرے پاس آیا تو میں اس کی عزت کروں گا)

سوال حرف کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب: حرف کا معنی طرف یا کنارہ ہوتا ہے اور حرف بھی طرف میں واقع ہوتا ہے اس لیے اس کو حرف کہتے ہیں

طرف میں واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حرف فعل اور اسم کی طرح مسند اور مسند الیہ واقع نہیں ہوتا

کلام کی بحث

سوال کلام کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ کلام کے اور نام کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں کو شامل ہو اسناد کے ساتھ

کلام کے دو نام اور بھی ہیں۔ (1)مرکب مفید (2)جملہ

سوال اسناد سے مراد کیا ہے؟

جواب **اسناد کی تعریف**۔دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کلمہ کی طرف نسبت کرنا اس طرح کہ مخاطب کو مکمل فائدہ دے مکمل فائدے کا مطلب ہے کہ دو کلموں پر خاموش ہو جانا درست ہو جیسے **زَیْدٌ قَائِمٌ**(زید کھڑا ہے) **قَامَ زَیْدٌ** (زید کھڑا ہوا(

سوال کلام کتنے اور کون کون سے کلموں سے مل کر بنتا ہے؟

جواب کلام یا تو دو اسموں سے مل کر بنتا ہے جیسے زید قائم ایسے کلام کو جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے

یا کلام ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنتا ہے جیسے قام زید ایسے کلام کو جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے

سوال جملہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ (1)جملہ اسمیہ (2)جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جو اسم سے شروع ہو جیسے **زَیْدٌ قَائِمٌ** (زید کھڑا ہے)

جملہ فعلیہ: وہ جملہ جو فعل سے شروع ہو جیسے **قَامَ زَیدٌ** (زید کھڑا ہوا)

سوال کلام کے لیے کتنی اور کون کون سی چیزیں ضروری ہیں؟

جواب کلام کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔(1)مسند الیہ (2)مسند

اعتراض آپ نے کہا کہ کلام یا تو دو اسموں سے مل کر بنتا ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے مل کر بنتا ہے یہ بات درست نہیں اس لیے کہ یااللہ، یازید بھی کلام ہے اور یہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے مل کر بنا ہے؟

جواب یااللہ اور یازید ایک حرف اور ایک اسم سے مل کر نہیں بنا بلکہ ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنا ہے اس لیے کہ لفظ یا، ادعو اور اطلب کی جگہ آیا ہے تو اصل میں یہاں ایک فعل اور ایک اسم ہے

مکمل کتاب کا خاکہ

سوال کتاب میں کتنی قسمیں بیان کی گئی ہیں اور ان قسموں میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب کتاب میں تین قسمیں بیان کی گئی ہیں

پہلی قسم میں اسم کا بیان ہے اور دوسری قسم میں فعل کا بیان ہے اور تیسری قسم میں حرف کا بیان ہے

سوال پہلی قسم میں کیا کیا بیان کیا گیا ہے

جواب پہلی قسم میں دو باب اور ایک خاتمہ ہے پہلے باب میں اسم معرب اور اس کی قسموں کا بیان

ہے اور دوسرے باب میں مبنی اور اس کی قسموں کا بیان ہے اور خاتمہ میں معرفہ و نکرہ، مذکر و مونث، واحد تثنیہ جمع وغیرہ اسم کے لواحق بیان کیے گئے ہیں

سوال پہلے باب میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی ہیں؟

جواب پہلے باب میں ایک مقدمہ ہے تین مقاصد ہیں اور ایک خاتمہ ہے

سوال مقدمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب مقدمہ میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں اسم معرب کی تعریف کا بیان ہے دوسری فصل میں اسم معرب کے حکم، عامل، اعراب، محل اعراب کا بیان ہے اور تیسری فصل میں اسم کے اعراب کی نو قسموں کا بیان ہے اور چوتھی فصل میں اسم معرب کی دو قسموں منصرف اور غیر منصرف کا بیان ہے

سوال تین مقاصد میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب پہلے مقصد میں مرفوعات کا بیان ہے دوسرے مقصد میں منصوبات کا بیان ہے اور تیسرے مقصد میں مجرورات کا بیان ہے

سوال خاتمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب خاتمہ میں توابع کا بیان ہے

معرب ومبنی عامل اعراب محل اعراب

سوال معرب اور مبنی کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب معرب کا لغوی معنی ہے ظاہر کیا ہوا

اصطلاحی معنی: وہ اسم جو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو

مبنی کا لغوی معنی: بنایا ہوا

اصطلاحی معنی: وہ اسم جو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو یا مبنی الاصل کے مشابہ ہو

سوال مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب مبنی الاصل تین چیزیں ہیں (1) فعل ماضی (2) امر حاضر معروف

(3) تمام حروف

سوال مبنی الاصل کے مشابہ کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں مبنی الاصل کے مشابہ ہوتی ہیں

سوال معرب اور مبنی کا حکم بمع مثال بیان کریں

جواب معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر مختلف ہوتا ہے عوامل کے مختلف ہونے کے ساتھ

جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ رَأَيْتَ زَيْدًا مَرَرْتَ بِزَيْدٍ

مبنی کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر مختلف نہیں ہوتا عوامل کے مختلف ہونے کے ساتھ

جیسے جَاءِنِي هٰؤلاء رأَيتَ هٰؤلاء مررتَ بهٰؤلاء

سوال اعراب کی تعریف کریں

جواب اعراب وہ شی ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر مختلف ہوتا ہے

سوال اعراب کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب اسم کے اعراب کی تین قسمیں ہیں

رفع فاعلیت کی علامت ہے نصب مفعولیت کی علامت ہے اور جر اضافت کی علامت ہے

سوال عامل کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب عامل وہ شی ہے جس کی وجہ سے رفع یا نصب یا جر ہو

سوال عامل اعراب معرب اور محل اعراب سب کی وضاحت ایک مثال سے کریں

جواب جَاءَنِي زَيْدٌ جاء عامل ہے زید معرب ہے زید پر رفع اعراب ہے
اور زید کی دال مَحل اعراب ہے

سوال معرب کتنی اور کون کون سی چیزیں ہوتی ہیں؟

جواب دو چیزیں معرب ہوتی ہیں۔(1) فعل مضارع (2) اسم متمکن

اسم متمکن کی سولہ قسمیں

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب سولہ قسمیں ہیں

(1)مفرد منصرف صحیح (2)جاری مجرائے صحیح (3)جمع مکسر منصرف

(4)جمع مؤنث سالم (5)غیر منصرف (6)اسمائے ستہ مکبرہ

(7)تثنیہ (8)کلاو کلتا (9)اثنان واثنتان

(10)جمع مذکر سالم (11)اولو (12)عشرون تا تسعون (13)اسم مقصور (14)وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو (15)**اسم منقوص**(16) جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

سوال مفرد منصرف صحیح کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے **زَيْدٌ**

سوال جاری مجرائے صحیح کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور ما قبل ساکن ہو جیسے **دَلْو** (ڈول) **ظَبی** (ہرن)

سوال جمع مکسر منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب واحد سے جمع بناتے وقت واحد کی شکل سلامت نہ رہے جیسے **رجل** کی جمع **رجال**

سوال مفرد منصرف صحیح کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے **جَاءَنِي زَيْدٌ** **رَأَيتَ زَيْدًا** **مَرَرْتُ بِزَيْدٍ**

سوال جاری مجرائے صحیح کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے **جَاءَنِي دَلْوٌ** **رَأَيتَ دَلْوًا** **مَرَرتَ بِدَلْوٍ**

سوال جمع مکسر منصرف کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے **جَاءَنِي رجالٌ** **رَأَيتَ رجالاً** **مَرَرتَ بِرجالٍ**

سوال جمع مؤنث سالم کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ جمع جس کے آخر میں الف اور تاء ہو جیسے **مسلماتٌ**

سوال جمع مؤنث سالم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری کسرہ کے ساتھ

جَاءَنِي مسلماتٌ **رَأَيتَ مسلماتٍ** **مَرَرتَ بِمسلماتٍ**

سوال غیر منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب پایا جائے جیسے اَحمدُ

سوال منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب نہ پایا جائے

سوال غیر منصرف کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ حالت نصبی اور جری فتحہ کے ساتھ

جَاءَنِي احمدُ رَأَيتُ احمدَ مررتُ باحمدَ

سوال اسماءستہ مکبرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب اسماءستہ کا مطلب ہے چھ اسم

اَب	اخٌ	حم	فم	هن	ذُو
باپ	بھائی	عورت کا سسر، دیور شوہر کا چچا	منہ	قبیح چیز	والا

اور مکبرہ کا مطلب ہے مصغر نہ ہوں

سوال اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب جب اسماءستہ مکبرہ اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب یہ ہو گا

حالت رفعی واؤ کے ساتھ حالت نصبی الف کے ساتھ حالت جری یاء کے ساتھ

جیسے جَاءنِي أبوكَ رأَيتَ أباكَ مررتَ بابيكَ

سوال تثنیہ کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءنِي الرجلان رأَيتَ الرجلين مررتَ بالرجلين

سوال کلاو کلتا کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءنِي الرَّجلَان كِلَاهُما رأَيتَ الرجلين كِلَيهما مررتَ بالرجلين كِلَيهما

سوال اثنان و اثنتان کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءنِي اِثْنَان واِثْنَتَان رأَيتَ اِثْنَين و اِثْنَتَين مررتَ باِثْنَين و اِثْنَتَين

سوال جمع مذکر سالم کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب جمع مذکر سالم وہ اسم ہے جس کے آخر میں واو ما قبل مضموم اور نون مفتوح ہو یا یا ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مسلمون اور مسلمین

سوال جمع مذکر سالم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءَنِي مسلمونَ رأَيت مسلمينَ مررت بمسلمينَ

سوال أُولُو کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءَنِي أُولُو مَالٍ رأَيت أُولِي مَالٍ مررت أُولِي مَالٍ

سوال عشرون تا تسعون کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءَنِي عشْرُونَ درهَمًا رأَيت عشْرِينَ درهَمًا مررت بعشْرِينَ درهَمًا

سوال تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے نون کا قاعدہ بیان کریں

جواب تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے تثنیہ اور جمع مذکر سالم جب مضاف ہوں تو ان کا نون گر جاتا ہے جیسے غلامان سے غلاما زید اور مسلمون سے مسلمو مصر

سوال اسم مقصور کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے موسى

سوال اسم مقصور کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ، حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے

جاءِني موسى رأَيت موسى مررت بموسى

سوال یائے متکلم کی طرف مضاف اسم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ، حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے

جاءِني غُلَامي رأَيت غُلَامي مررت بغُلَامي

سوال اسم منقوص کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس کے آخر میں یاء ما قبل مکسور ہو جیسے الْقَاضي

سوال اسم منقوص کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ

حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے

جَاءِني الْقَاضي رأَيت الْقَاضي مررت بالْقَاضي

سوال مُسْلمِيَّ اصل میں کیا تھا کیا تعلیل ہوئی؟

جواب مُسْلِمِيَّ اصل میں **مسلموی** تھاواؤ اور ایک ساتھ جمع ہوئے واؤ کو یاء سے بدل دیا
مُسْلُمِيَّ ہو گیا پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیا تو **مُسْلِمِيَّ** ہو گیا

سوال جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب حالت رفعی واؤ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی اور جری یاء لفظی کے ساتھ

جَاءَنِي مُسْلِمِيَّ **رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ** **مررت بِمُسْلِمِيَّ**

اسم متمکن کی قسموں کے اعراب یاد کرنے کا آسان طریقہ

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسموں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے؟

جواب نو قسمیں ہیں جن کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے

تین یہ ہیں

(1)مفرد منصرف صحیح (2)جاری مجرائے صحیح (3)جمع مکسر منصرف

ان تینوں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے

اعراب حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جری کسرہ کے ساتھ

جیسے جاءَنِي زَيدٌ و دَلْوٌ وظَبْيٌ و رِجَالٌ رأَيت زَيدًا ودَلْوًا وظَبْيًا ورِجَالًا

مَرَرْتُ بزَيْدٍ ودَلْوٍ و ظَبْيٍ ورِجَالٍ

تین قسمیں یہ ہیں جن کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے (1) تثنیہ (2) کلا وکلتا (3) اثنان واثنتان

اعراب: حالت رفعی الف کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءَنِي الرَّجلَانِ كلَاهُمَا واثْنَانِ واثْنَتَانِ ورأَيْتُ الرَّجلَيْنِ كلَيْهِما واثْنَيْنِ واثْنَتَيْنِ

مررت بالرَّجلَيْنِ كلَيْهما واثْنَيْنِ واثْنَتَيْنِ

تین قسمیں یہ ہیں جن کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے

(1) جمع مذکر سالم (2) اولو (3) عشرون تا تسعون

اعراب: حالت رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری یاء کے ساتھ

جاءَنِي جَاءَنِي مُسْلِمُونَ وعِشْرُونَ وأُولُو مَالٍ. رأَيت مُسلمِينَ وعشرِينَ وأُولِي مَالٍ

مررت بمسلمِينَ وعشرِينَ وأُولِي مَالٍ

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسموں کا اعراب تقدیری ہوتا ہے

جواب چار قسمیں ہیں

دو قسموں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے وہ دو قسمیں یہ ہیں

(1)اسم مقصور (2)وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

جَاءَنِي موسى وغلامي رأَيتَ موسى وغلامي مررتَ بموسى و غلامي

اور ایک قسم کا اعراب دو حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے **اسم منقوص**

اعراب: حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ

جَاءَنِي الْقَاضِي ورأَيْتُ الْقَاضِيَ ومررْتُ بِالْقَاضِي

ایک قسم کا اعراب ایک حالت میں تقدیری ہوتا ہے

جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

اعراب۔ حالت رفعی واؤ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی اور جری یاء لفظی کے ساتھ

جَاءَنِي مُسْلمِيّ ورأَيتَ مُسْلمِيَّ مَرَرْتُ بِمُسْلمِيَّ .

سوال اسم متمکن کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں جن کا اعراب حالت نصبی اور جری میں ایک جیسا ہوتا ہے؟

جواب دو قسمیں ہیں

(1)جمع مؤنث سالم

اعراب: حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی اور جری کسرہ کے ساتھ

(2) غیر منصرف

اعراب: حالت رفعی ضمہ کے ساتھ حالت نصبی اور جری فتحہ کے ساتھ

غیر منصرف کا بیان

سوال منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب نہ پایا جائے

سوال منصرف کا حکم بمع مثال بیان کریں

جواب **منصرف کا حکم:** منصرف پر تنوین بھی آسکتی ہے اور تینوں حرکتیں یعنی ضمہ فتحہ اور کسرہ آسکتے ہیں

سوال غیر منصرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب وہ اسم جس میں نو اسباب میں سے دو سبب یا دو کے قائمقام ایک سبب پایا جائے جیسے **احمد**

سوال غیر منصرف کا حکم بمع مثال بیان کریں

جواب **غیر منصرف کا حکم:** غیر منصرف پر نہ تو تنوین آسکتی ہے اور نہ ہی کسرہ

آسکتا ہے البتہ غیر منصرف جب مضاف ہو یا اس پر الف لام ہو تو کسرہ آسکتا ہے

سوال اسباب منع صرف کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب اسباب منع صرف نو ہیں

(1)عدل (2)وصف (3)تانیث (4)معرفہ (5)عجمہ

(6)جمع (7)ترکیب (8)وزن فعل (9)الف نون زائد تان

عدل

سوال عدل کی تعریف کریں

جواب لفظ کا اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنا

سوال عدل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ بیان کریں

جواب عدل کی دو قسمیں ہیں۔(1)عدل تحقیقی (2)عدل تقدیری

عدل تحقیقی: لفظ کے اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنے پر کوئی دلیل ہو جیسے **ثُلَاثُ**(تین تین) **مثْلَثُ**(تین تین)

عدل تقدیری: لفظ کے اپنے اصلی صیغہ سے دوسرے صیغہ میں بدلنے پر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ عدل فرض کر لیا جائے جیسے **أُخَر جُمَعَ**

سوال عدل نو اسباب میں سے کس کس کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے؟

جواب عدل کبھی تو علم کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے عمر علم بھی ہے عدل بھی اور کبھی

وصف کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے ثلاث اور مثلث عدل بھی ہے اور وصف بھی

وصف

سوال وصف، غیر منصرف کے کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا؟

جواب وصف، علمیت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا یعنی جو علم ہو گا وہ وصف نہیں ہو سکتا اور جو وصف ہو گا وہ علم نہیں ہو سکتا

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے وصف کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب وصف اگر اصل وضع میں وصف ہو تو ہی غیر منصرف کا سبب بن سکتا ہے اگر پہلے وصف نہیں تھا پھر وصف بنا تو وہ غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتا

جیسے أَربع یہ لفظ شروع سے گنتی کے لیے استعمال ہو تا رہا ہے بعد میں وصف بن گیا اس لیے یہ غیر منصرف نہیں

سوال أَربع میں دو سبب (وزن فعل، وصف) پائے جاتے ہیں اس کے باوجود یہ غیر منصرف نہیں ایسا کیوں؟

جواب أَربع، شروع سے وصف نہیں بلکہ بعد میں بطور وصف استعمال ہونے لگا اس لیے یہ غیر منصرف نہیں

سوال أَسوَد اور أَرقَم میں دو سبب کون سے ہیں؟

جواب وزن فعل اور وصف

سوال أَسوَد اور أَرقَم تو سانپ کے دو نام ہیں تو وصف کیسے ہوئے؟

جواب یہ بعد میں نام بنے ابتداء سے تو یہ وصف تھے اس لیے غیر منصرف ہیں

تانیث

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے تانیث بالتاء کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب تانیث بالتاء، غیر منصرف کا سبب تب بنے گی جب علم بھی ہو جیسے طلحۃ

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے تانیث معنوی کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب تانیث معنوی، غیر منصرف کا سبب تب بنے گی جب علم بھی ہو جیسے زینب

سوال تانیث معنوی (مؤنث معنوی) کو غیر منصرف پڑھنا اور منصرف پڑھنا کس صورت میں جائز ہے؟

جواب مؤنث معنوی اگر تین حرفی ہو درمیان والا ساکن ہو اور عجمی زبان کا لفظ نہ ہو تو دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں منصرف بھی اور غیر منصرف بھی جیسے هِنْدٌ

سوال مؤنث معنوی کو کس صورت میں غیر منصرف پڑھنا واجب ہے؟

جواب تین صورتوں میں غیر منصرف پڑھنا واجب ہے

مؤنث معنوی میں تین سے زائد حرف ہوں جیسے زَيْنَب

تین حرف ہوں اور درمیان والا حرف ساکن نہ ہو جیسے سقَر

تین حرف ہوں درمیان والا ساکن ہو اور وہ عربی زبان کا لفظ نہ ہو جیسے ماہ اور جور

معرفہ

سوال معرفہ کی سات قسموں میں سے کون سی قسم غیر منصرف کا سبب بنتی ہے؟

جواب علم ہی غیر منصرف کا سبب بنتی ہے جیسے طَلْحَةُ

عجمہ

سوال غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے عجمہ کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب عجمہ، دو صورتوں میں غیر منصرف کا سبب بنے گا

1. جب وہ نام ہو اور تین سے زائد حرف ہوں جیسے إِبْرَاهِيمُ
2. تین حرف ہوں اور درمیان والا متحرک ہو جیسے شَتَرَ

سوال لَجَام، عجمہ ہونے کے باوجود منصرف کیوں ہے؟

جواب اس لیے کہ لَجَام میں علم نہیں

سوال نُوح میں دو سبب ہیں علم اور عجمہ پھر بھی منصرف ہے ایسا کیوں؟

جواب اس لیے کہ نُوح میں تین حرف ہیں اور درمیان والا ساکن ہے

جمع اقصی

سوال کون سی جمع دو سببوں کے قائم مقام ہے؟

جواب جمع اقصی دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے

سوال کون سی جمع غیر منصرف کا سبب بنتی ہے؟

جواب صرف جمع اقصی ہی غیر منصرف کا سبب بنتی ہے

سوال جمع کے غیر منصرف ہونے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب جمع کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جمع اقصی (جمع منتھی الجموع) کے وزن پر ہو جیسے مساجد

سوال جمع منتھی الجموع کا صیغہ (وزن) کیا ہے؟

جواب پہلے دو حرف مفتوح ہوتے ہیں پھر الف علامت جمع اقصی، الف کے بعد ایک حرف ہو گا تو وہ مشدد ہو گا جیسے دوابّ

الف کے بعد اگر دو حرف ہوں گے تو پہلا مکسور ہو گا جیسے مَسَاجِدُ

الف کے بعد اگر تین حرف ہوں گے تو پہلا مکسور دوسری جگہ یاءَ ساکنہ ہو گی جیسے مَصَابِیحَ

سوال جمع اقصی کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب جمع اقصی کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں گول تاء نہ ہو جو وقف کی صوت میں ھاء سے بدل جاتی ہے

سوال صَیَاقِلَةٌ اور فَرَازِنَةٌ، جمع اقصی ہونے کے باوجود منصرف کیوں ہیں؟

جواب آخر میں گول تاء ہونے کی وجہ سے

سوال جمع اقصی دو سببوں کے قائم مقام کیسے ہے؟

جواب جمع اقصی دو سببوں کے قائمقام ہے ایک جمع ہونا اور دوسرا سبب ہے لزوم جمع اور لزوم جمع بھی جمع ہونے کے مترادف ہے تو گویا دو جمع ہو گئیں تو جمع اقصی ایک جمع نہیں دو جمع ہے

ترکیب

سوال ترکیب کے غیر منصرف کا سبب ہونے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو ایسا علم جس میں دو لفظ نہ تو مضاف، مضاف الیہ ہوں اور نہ ہی مسند الیہ، مسند ہوں جیسے بعلَبكُّ (شہر کا نام) اور مَعْدیکَرِب (شخص کا نام)

سوالَ عَبْدُ اللَّه میں دو سبب (ترکیب، علم) پائے جانے کے باوجود منصرف کیوں ہے؟

جواب عَبْدُ اللَّهَ منصرف اس لیے ہے کہ ان دو لفظوں میں سے ایک مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہے ان دونوں کو ملا کر نام رکھ دیا گیا

سوال شَابَّ قَرَنَاها میں دو سبب (ترکیب، علم) پائے جانے کے باوجود غیر منصرف کیوں نہیں؟

جواب اس لیے کہ ان دو لفظوں میں سے ایک مسند اور دوسرا مسند الیہ ہے دونوں کو ملا کر عورت کا نام رکھ دیا گیا اس لیے یہ مبنی ہے غیر منصرف نہیں

الف نون زائد تان

سوال الف نون زائد تان اگر اسم میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط کیا ہے ؟

جواب الف نون زائد تان اگر اسم میں ہوں تو ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ نام ہو جیسے عِمْرَانُ اور عُثْمَانُ

سوال سَعَدَانُ میں الف نون زائد تان ہونے کے باوجود غیر منصرف کیوں نہیں؟

جواب اس لیے کہ سَعَدَانُ علم نہیں بلکہ ایک بوٹی کے لیے استعمال ہونے والا اسم ہے

سوال الف نون زائد تان اگر صفت میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب الف نون زائد تان اگر صفت میں ہوں تو ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعَلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے سکْرانُ کی مؤنث سکْری آتی ہے سکْرانَۃٌ نہیں آتی

سوال نَدْمانٌ میں دو سبب (الف نون زائد تان، وصف) پائے جانے کے باوجود منصرف کیوں ہے؟

جواب اس لیے کہ اس کی مؤنث فَعَلَانَۃٌ کے وزن پر نَدْمَانَۃٌ آتی ہے

وزن فعل

سوال وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو اور اسم میں وہ وزن نہ پایا جائے البتہ فعل کا صیغہ ہی اسم کے لیے استعمال کیا جائے جیسے ضُرِبَ اور شَمَّرَ

سوال اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو کیا شرط ہے؟

جواب اگر وہ وزن، فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں علامات مضارع (حروف اتین) میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں گول تاء بھی داخل نہ ہوتی ہو جیسے احمد، یشْکُر، تَغْلِبُ اور نَرْجِسُ

سوال یعمل میں دو سبب (وزن فعل اور وصف) پائے جانے کے باوجود غیر منصرف کیوں نہیں؟

جواب اس لیے کہ اس کے آخر میں گول تاء آتی ہے جیسے نَاقَةٌ یعملَةٌ (کام کرنے والی اونٹنی)

غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین

سوال کس صورت میں غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین آسکتی ہے؟

جواب ایک صورت میں غیر منصرف پر تنوین آسکتی ہے جب وہ نکرہ ہو اور جب اس پر الف لام ہو یا وہ مضاف ہو تو اس پر کسرہ آسکتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِأَحْمَدِكُمْ وبالْأَحْمَدِ

سوال غیر منصرف کے نو اسباب میں سے کس سبب میں علمیت شرط ہے؟

جواب پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے

تانیث بالتاء، تانیث معنوی، عجمہ، ترکیب اور وہ اسم جس میں الف نون زائد تان ہو

سوال وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے کیا انہیں منصرف پڑھنا بھی جائز ہے؟

جواب وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے جب انہیں نکرہ بنادیا جائے تو وہ منصرف ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اسم بغیر کسی سبب کے رہ جائے گا جیسے طلحة جب نکرہ ہو گا تو اس سے علمیت بھی ختم ہو جائے گی تانیث بھی ختم ہو جائے گی

سوال وہ کون سے اسباب ہیں جن میں علمیت شرط تو نہیں مگر پائی جاتی ہے؟

جواب وہ دو ہیں عدل اور وزن فعل

سوال عدل اور وزن فعل جب نام ہوں تو انہیں منصرف بھی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب جب انہیں نکرہ بنادیا جائے تو منصرف پڑھ سکتے ہیں اس لیے کہ تب صرف ایک سبب رہ جائے گا جیسے عمر جب نکرہ ہو گا تو اس میں صرف ایک سبب عدل رہ جائے گا

پہلا مقصد مرفوعات

سوال مرفوعات کاواحد کیاہے؟ مرفوع کی تعریف کریں نیزیہ بتائیں کہ علامت فاعلیت کتنی اور کون کون سی ہیں؟ مع امثلہ بیان کریں

جواب مرفوعات کاواحد مرفوع ہے مرفوعۃ نہیں

مرفوع کی تعریف: وہ اسم جو علامت فاعلیت پر مشتمل ہو

علامت فاعلیت تین ہیں　　رفع　　واؤ　　الف

جیسے　**جاءني زيد و أبوك والأخوان**

زید میں رفع فاعلیت کی علامت ہے　**ابوک** میں واؤ　اور **اخوان** میں الف فاعلیت کی علامت ہے

سوال: مرفوعات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: مرفوعات آٹھ ہیں

فاعل　　نائب فاعل　　مبتداء　　خبر

حروف مشبہ بالفعل کی خبر　　افعال ناقصہ کا اسم　　ماولا المشبھتان بلیس کا اسم

لائے نفی جنس کی خبر

فاعل

سوال: فاعل کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب: ہر وہ اسم جس سے پہلے فعل ہو یا صفت ہو اس فعل یا صفت کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو اس طرح کہ وہ فعل یا صفت اس اسم کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو

سوال: اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل واحد لایا جائے گا یا تثنیہ و جمع؟

جواب: اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا یعنی فاعل واحد ہو تثنیہ ہو یا جمع فعل واحد ہی لایا جائے گا جیسے نصر زید　نصر الزیدان　نصر الزیدون

ان تینوں مثالوں میں فاعل اسم ظاہر ہے پہلی مثال میں واحد دوسری میں تثنیہ اور تیسری میں جمع ہے مگر فعل یعنی نصر تینوں مثالوں میں واحد ہی ہے

سوال: فاعل اگر ضمیر ہو تو فعل کو واحد لایا جائے گا یا تثنیہ و جمع؟

جواب: فاعل اگر ضمیر ہے تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائے گا یعنی فاعل اگر واحد ہے تو فعل بھی واحد ہو گا جیسے زید نصر　اس مثال میں نصر کے اندر هو ضمیر فاعل ہے هو ضمیر واحد ہے اس لیے فعل یعنی نصر بھی واحد لایا گیا

الزيدان نصرا اس مثال میں الف ضمیر فاعل ہے الف ضمیر تثنیہ کی ہے اس لیے فعل یعنی **نصرا** بھی تثنیہ لایا گیا

الزيدون نصروا اس میں واؤ ضمیر فاعل ہے جمع کی ضمیر ہونے کی وجہ سے فعل یعنی **نصروا** بھی جمع لایا گیا

سوال: فاعل اگر مؤنث ہو تو فعل کو مؤنث لایا جائے گا یا مذکر؟

جواب: فاعل اگر مؤنث ہو تو اس کی چار صورتیں ہیں

(۱) فاعل مؤنث حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کوئی لفظ نہ ہو جیسے **قامت هند**

ایسی صورت میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا

(۲) فاعل مؤنث حقیقی ہو فعل اور فاعل کے درمیان کوئی لفظ ہو جیسے **نصر اليوم هند**

(۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے **طلع الشمس**

ان دو صورتوں میں فعل کو مذکر بھی لایا جا سکتا ہے مؤنث بھی

(۴) فاعل مؤنث کی ضمیر ہو جیسے **الشمس طلعت**

ایسی صورت میں فعل کو ہمیشہ مؤنث ہی لایا جائے گا

سوال: اگر فاعل جمع مکسر ہو تو فعل کو واحد لایا جائے گا یا جمع؟ مذکر لایا جائے گا یا مؤنث؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) جمع مکسر کی طرف ضمیر فاعل ہو تو فعل کو واحد بھی لایا جاسکتا ہے جمع بھی مذکر بھی لایا جاسکتا ہے مؤنث بھی جیسے **الرجال قامت** **الرجال قاموا**

(۲) جمع مکسر فاعل ہو تو فعل کو مذکر بھی لایا جاسکتا ہے مؤنث بھی

جیسے **قام الرجال** **قامت الرجال**

سوال: فاعل کو پہلے ذکر کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اس کی تین صورتیں ہیں

(۱) فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس کا اندیشہ ہو یعنی یہ نہ پتہ چلے کہ فاعل کون ہے مفعول کون تو فاعل کو پہلے ذکر کرنا واجب وضروری ہے جیسے **نصر موسی عیسی** موسی نے عیسی کی مدد کی

(۲) اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور نہ ہوں تو فاعل کو پہلے بھی ذکر کیا جاسکتا ہے مفعول کے بعد بھی جیسے **نصر زید عمروا** زید نے عمرو کو مارا

(۳) التباس کا اندیشہ نہ ہو تو فاعل کو پہلے بھی ذکر کیا جا سکتا ہے مفعول کے بعد بھی جیسے **أكل الْكُمَّثَرى يحيى** یحیٰ نے امرود کھایا

سوال: صرف فاعل کو ذکر کرنا اور فاعل کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کسی قرینے سے فعل معلوم ہو رہا ہو تو فعل کو حذف کر کے صرف فاعل ذکر کرنا جائز ہے وگرنہ نہیں جیسے کسی نے پوچھا تمہاری مدد کس نے کی تو جواب میں **نصر زید** کی جگہ صرف **زید** کہا جا سکتا ہے

سوال: کیا فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے؟

اگر قرینہ موجود ہو یعنی فعل اور فاعل کا پتہ چل رہا ہو تو دونوں کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی سوال کرے **هل نصر زید** (کیا زید نے مدد کی) تو جواب میں **نصر زید** کی جگہ صرف **نعم** کہا جا سکتا ہے کیونکہ فعل اور فاعل دونوں کا پتہ سوال سے چل رہا ہے

سوال: کیا کبھی فاعل کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں کبھی فاعل کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے اس کی جگہ مفعول کو اعراب دیا جاتا ہے ایسے مفعول کو نائب الفاعل کہا جاتا ہے جیسے **نصر زید عمروا** میں **زید** کو حذف کر کے **عمروا** کو **زید** والا اعراب دیا جاتا ہے اور یوں کہا جاتا ہے **نصر عمرو**

تنازع فعلان

سوال: تنازع فعلان کی کتنی اور کون کون سی قسمیں بمع امثلہ بیان کریں

جواب: چار قسمیں ہیں

(۱) دو فعلوں میں سے ہر ایک تقاضہ کرے کہ ان کے بعد جو اسم ہے وہ اس کا فاعل بنے جیسے
ضَرَبنِي وأَكْرمنِي زَيْدٌ

(۲) دونوں میں سے ہر ایک تقاضہ کرے کہ ان کے بعد جو اسم ہے وہ ان کا مفعول بنے جیسے
ضَرَبْتَ و أَكْرَمْتَ زَيدًا

(۳) پہلا فعل فاعل ہونے کا تقاضہ کرے اور دوسرا فعل مفعول ہونے کا تقاضہ کرے جیسے
ضَرَبنِي وأَكْرَمْتُ زَيدًا

(۴) پہلا فعل مفعول ہونے کا تقاضہ کرے اور دوسرا فعل فاعل ہونے کا تقاضہ کرے جیسے
ضَرَبْتُ وأَكْرَمنِي زَيْدٌ

سوال: تنازع فعلان کی صورت میں اسم کو کس فعل کا عمل دیا جائے گا فراء اور بصری کوفیوں کا اختلاف مع دلائل بیان کریں

جواب: بصریوں اور کوفیوں کا موقف

تنازع فعلان کی چاروں صورتوں میں پہلے فعل کا عمل دینا بھی جائز ہے اور دوسرے فعل کا عمل دینا بھی جائز ہے

دلیل پہلے فعل کا عمل دینا اس لیے جائز ہے کہ وہ پہلے ہے اور جو پہلے ہو وہی زیادہ مستحق ہوتا ہے بعد والے سے

دوسرے فعل کا عمل دینا بھی جائز ہے اس لیے کہ وہ اسم کے قریب ہوتا ہے اور جو قریب ہو وہی زیادہ مستحق ہوتا ہے

فراء کا موقف دو قسموں میں اسم کو کسی بھی فعل کا عمل دینا جائز ہے ان دو قسموں میں سے ایک دوسری قسم ہے اور ایک چوتھی قسم ہے

اور دو قسموں میں دوسرے فعل کا عمل دینا جائز نہیں بلکہ پہلے فعل کا عمل دینا واجب ہے ان دو قسموں میں سے ایک پہلی قسم ہے اور ایک تیسری قسم ہے

پہلی قسم کی مثال یہ ہے ضَربَنِي وأَكْرمَنِي زَيّدٌ

اس میں اگر زید کو دوسرے فعل کا فاعل بنائیں گے تو پہلے فعل کا فاعل یا محذوف ہو گا یا اس کے اندر ضمیر ہو گا محذوف تو ہو نہیں سکتا کہ فاعل کو حذف کرنا جائز نہیں اور ضمیر کو بھی فاعل نہیں بنا سکتے

کہ ضمیر پہلے ہو گی اور مرجع بعد میں زید بنے گا اور یہ بھی جائز نہیں

تیسری قسم کی مثال ضَرَبَنِي وأَكْرَمْتُ زَيْدًا

اس میں بھی مذکورہ دو خرابیوں میں سے کوئی ایک خرابی لازم آتی ہے اگر زید کو دوسرے فعل کا مفعول بنائیں گے تو پہلے فعل کا فاعل یا محذوف ہو گا یا اس کے اندر ضمیر ہو گا محذوف تو ہو نہیں سکتا کہ فاعل کو حذف کرنا جائز نہیں اور ضمیر کو بھی فاعل نہیں بنا سکتے کہ ضمیر پہلے ہو گی اور مرجع بعد میں زید بنے گا اور یہ بھی جائز نہیں

سوال: بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف مع دلائل بیان کریں

جواب: بصری اور کوفی اس بات پر تو متفق ہیں کہ تنازع فعلان کی صورت میں کسی بھی فعل کا عمل دیا جا سکتا ہے البتہ عمل دینے میں اختلاف ہے

بصری: بصری دوسرے فعل کا عمل دیتے ہیں

دلیل: اس لیے کہ دوسرا فعل اسم کے قریب ہوتا ہے اور جو قریب ہو وہی زیادہ مستحق ہوتا ہے

کوفی : کوفی پہلے فعل کا عمل دیتے ہیں

دلیل: اس لیے کہ پہلا فعل دوسرے سے مقدم ہے یعنی پہلے آتا ہے اور جو مقدم ہو وہی زیادہ مستحق ہوتا ہے

سوال: ضَرَبنِي وأَكْرمَنِي زَيدٌ میں اگر **زید** دوسرے فعل کا فاعل ہو تو پہلے فعل کا فاعل کیا ہو گا؟

اسی طرح ضَرَبنِي وأَكْرمتُ زَيدًا میں **زید** اگر دوسرا فعل کا مفعول ہو تو پہلے فعل کا فاعل کیا ہو گا

جواب: پہلے فعل کا فاعل ضمیر ہو گی

سوال: ضَربتَ و أَكْرمتَ زَيدًا میں **زیدا** اگر دوسرے فعل کا مفعول ہو تو پہلے فعل کا مفعول کیا ہو گا اسی طرح ضَربتُ وأَكْرمَنِي زَيدٌ میں **زید** اگر دوسرے فعل کا فاعل ہو تو پہلے فعل کا مفعول کیا ہو گا؟

جواب: مفعول محذوف ہو گا

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور اسم کو دوسرے فعل کا عمل دیا جائے تو پہلے فعل کا مفعول محذوف ہو گا یا اس کے لیے ضمیر لائی جائے گی؟

جواب: پہلے فعل کا مفعول محذوف نہیں ہو سکتا اس لیے کہ افعال قلوب کا مفعول حذف کرنا جائز نہیں

اسی طرح مفعول کے لیے ضمیر بھی نہیں لائی جا سکتی اس لیے کہ مفعول کے ذکر سے پہلے اس کے

لیے ضمیر لانا جائز نہیں جیسے حَسبَنِي مُنْطَلَقًا وَحَسَبْتُ زَيدًا مُنْطَلَقًا

اس میں پہلے فعل کا فاعل یا محذوف ہو گا یعنی زید یا حسب کی ضمیر فاعل ہو گی اور یائے متکلم اور

منطلقا حسب کے دو مفعول ہوں گے اور ان دو مفعولوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز

نہیں

سوال: ضَرَبنِي وأَكْرمنِي زَيدٌ میں زید اگر پہلے فعل کا فاعل ہو تو دوسرے فعل کا فاعل کیا ہو گا اسی طرح ضَرَبتُ وأَكْرمنِي زَيد میں زید اگر پہلے فعل کا مفعول ہو تو دوسرے فعل کا فاعل کیا ہو گا

جواب: دوسرے فعل کا فاعل اس کے اندر ضمیر ہو گی

سوال: ضَربَتَ و أَكْرمتَ زَيدًا میں اگر زید پہلے فعل کا مفعول ہو تو دوسرے فعل کا مفعول کیا ہو گا اسی طرح ضَربَنِي وأَكْرمتُ زَيدًا میں زید اگر پہلے فعل کا فاعل ہو تو دوسرے فعل کا مفعول کیا ہو گا؟

جواب: دونوں صورتوں میں دوسرے فعل کا مفعول محذوف بھی ہو سکتا ہے یعنی ضَربَتَ و أَكْرمتَ زَيدًا میں زید تو پہلے فعل کا مفعول ہے اور اکرمت کا مفعول زیدا محذوف ہے

دوسری صورت یہ ہے کہ دوسرے فعل کا مفعول ضمیر ہو جیسے **ضربت واکرمته زیدا**

اس مثال میں **زیدا** تو پہلے فعل کا مفعول ہے اور **اکرمت** کا مفعول **ہ** ضمیر ہے

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور اسم کو پہلے فعل کا عمل دیا جائے کوفیوں کے مذہب کے مطابق تو دوسرے فعل کا فاعل یا مفعول کیا ہو گا؟

جواب اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں تو دونوں کا مفعول ظاہر کرنا واجب وضروری ہے یعنی محذوف نہیں ہو سکتا اور نہ ہی دوسرے فعل کے مفعول کے لیے ضمیر لائی جاسکتی ہے

جیسے حَسِبَنِي مُنْطَلِقًا حَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ

اس مثال میں **حسب** اور **حسبت** دونوں افعال قلوب میں سے ہیں اور افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ہیں اور یہاں پر **حسب** اور **حسبت** کے دو دو مفعول ہیں

حسب کا ایک مفعول یائے متکلم کی ضمیر ہے اور دوسرا مفعول **منطلقا** ہے اسی طرح **حسبت** کا پہلا مفعول **هما** ضمیر ہے اور دوسرا مفعول **منطلقین** ہے اور **زید** پہلے فعل کا فاعل ہے

سوال: اگر دو فعل افعال قلوب میں سے ہوں تو دوسرے فعل کا مفعول محذوف کیوں نہیں ہو سکتا؟

جواب: اس لیے کہ افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک کو حذف

کرنا جائز نہیں

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور اسم کو پہلے فعل کا عمل دیا گیا تو دوسرے فعل کا مفعول ضمیر کیوں نہیں ہو سکتا؟

جواب: **حسبنی وحسبتھما الزیدان منطلقا** اس مثال میں حسب کے دو مفعول ہیں

یائے متکلم کی ضمیر اور **منطلقا**

حسبت کا ایک مفعول ہے **ھما** ضمیر اور **الزیدان** پہلے فعل کا فاعل ہے

اب اگر **حسبت** کا دوسرا مفعول ضمیر لائی جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں وہ ضمیر واحد کی ہو گی

عبارت اس طرح ہو گی **حسبنی وحسبتھما ایاہ الزیدان منطلقا**

اس میں **حسبت** کا دوسرا مفعول **ایاہ** ضمیر واحد ہے اس میں خرابی یہ لازم آتی ہے کہ **حسبت** کے دونوں مفعول یا تو واحد ہوتے ہیں یا تثنیہ یا جمع یعنی دونوں مفعولوں میں مطابقت ضروری ہے مگر اس مثال میں پہلا مفعول **ھما** ضمیر تثنیہ کی ہے جبکہ دوسرا مفعول **ایاہ** ضمیر واحد کی ہے تو مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے ضمیر واحد نہیں لائی جا سکتی

دوسری صورت یہ ہے کہ **حسبت** کا دوسرا مفعول تثنیہ کی ضمیر ہو عبارت اس طرح ہو گی **حسبنی وحسبت ھما ایاھما الزیدان منطلقا** اس مثال میں **حسبت** کے دو مفعول **ھما** ضمیر اور **ایاہ**...

مفعول مالم یسم فاعلہ / نائب فاعل

سوال: مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف کریں

جواب: **مفعول مالم یسم فاعلہ / نائب فاعل**

ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر کے اس مفعول کو فاعل کے قائمقام بنایا گیا ہو جیسے **نصر زیدعمروا** میں **زید** فاعل کو حذف کر کے **عمروا** مفعول کو **زید** کے قائمقام بنادیا تو **عمروا** مفعول نائب فاعل ہو گیا

سوال: نائب فاعل کا حکم بیان کریں

جواب: نائب فاعل کا وہی حکم ہے جو فاعل کا ہے یعنی جہاں فاعل کے فعل کو واحد تثنیہ جمع مذکر اور مونث لایا جاتا ہے وہاں نائب فاعل کے فعل کو بھی واحد تثنیہ جمع مذکر اور مونث لایا جائے گا

مبتداءاور خبر

سوال: مبتداءاور خبر کی تعریف کریں بمع مثال بیان کریں

جواب: **مبتداء:** وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے **زید قائم**

اس مثال میں **زید** کے پیچھے کوئی عامل نہیں اور **زید** مسند الیہ بھی ہے اس لیے **زید** مبتداء ہے

خبر: وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند ہو جیسے **زید قائم**

اس مثال میں قائم کے پیچھے کوئی لفظی عامل نہیں اور **قائم** مسند ہے اس لیے **قائم** خبر ہے

سوال: مبتداء اور خبر کا عامل لفظی ہوتا ہے یا معنوی وضاحت کریں نیز یہ بتائیں کہ مبتداء اور خبر معرفہ ہوتے ہیں یا نکرہ؟

جواب: مبتداء اور خبر کا عامل ابتداء ہے جو کہ معنوی عامل ہے

مبتداء عام طور پر اور اصلا تو معرفہ ہوتا ہے مگر کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے اسی طرح خبر عام طور پر اور اصلا نکرہ ہوتی ہے مگر کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے

مبتداء کے نکرہ ہونے کی صورتیں

سوال: مبتداء کے نکرہ ہونے کی صورتیں بمع امثلہ بیان کریں

جواب: نکرہ جب مخصوصہ بن جائے تو مبتداء بن سکتا ہے نکرہ مخصوصہ کی کئی صورتیں ہیں

پہلی صورت: نکرہ کی جب صفت لائی جائے تو نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے تب نکرہ مخصوصہ کو مبتداء بنانا جائز ہے

صفت کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ لفظوں میں موجود ہو گی جیسے **لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ**

(ایمان والا غلام بہتر ہے مشرک سے)

یا مقدر ہو گی جیسے **شَرٌّ أَهَرَّ ذا نابٍ** شر نے کتے کو بھونکایا

دوسری صورت: نکرہ کے متعلق متکلم کو علم ہو تو بھی نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **أَرَجُلٌ فِي الدَّار اَمْ امرأَةٌ** کیا گھر میں مرد ہے یا عورت

متکلم کو علم ہے کہ گھر میں مرد و عورت میں سے کوئی نہ کوئی موجود ہے مگر مرد ہے یا عورت یہ معلوم نہیں

تیسری صورت: جب نکرہ ابہام کو دور کر دے تو بھی وہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **ما أَحدٌ خَيّر منک** تجھ سے بہتر کوئی نہیں

احد مبتداء ہے اس نے مخاطب سے کسی کے بہتر ہونے کا ابہام دور کر دیا یعنی مخاطب سے بہتر کوئی نہیں

چوتھی صورت: خبر کو مبتداء سے پہلے لایا جائے تو بھی نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **فِي الدَّارِ رجل** گھر میں مرد ہے

پانچویں صورت: متکلم کی طرف اضافت سے بھی نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **سلَامٌ**

عَلَيك تجھ پر سلام ہے اس میں **سلام** کی اضافت متکلم کی طرف ہے یعنی متکلم سلام کر رہا ہے

خبر معرفہ

سوال: جملہ میں دو اسم ہوں اور دونوں معرفہ تو مبتداء کس کو اور خبر کس بنایا جائے گا؟

جواب: دونوں میں سے کسی کو بھی مبتداء اور خبر بنایا جاسکتا ہے

جیسے **اللّٰہ تعالی إلهنا** **مُحَمَّدٌ نَبِيُّنا** **ادم أَبونا**

خبر مفرد یا جملہ

سوال: خبر مفرد ہوتی ہے یا جملہ بھی خبر بن سکتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کریں

جواب: خبر جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے جیسے **زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ**

جملہ فعلیہ بھی ہوتی ہے جیسے **زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ** جملہ شرطیہ بھی ہوتی ہے جیسے **زَيْدٌ انْ جَاءَنِي فَأَكْرِمْتَه** جملہ ظرفیہ بھی ہوتی ہے جیسے **زَيْدٌ خَلْفَك** ۔**خلفک** جملہ محذوفہ کے متعلق ہے یعنی **اِستَقَرَّ** فعل کا مفعول فیہ ہے

دوسری مثال **زیدفی الدار** اس میں **فی الدار** بھی جملہ محذوفہ یعنی **استقر** فعل کے متعلق ہے

سوال: خبر میں مبتداء کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا ہونا شرط ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خبر جملہ ہو تو مبتداء کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا جملہ میں ہونا شرط ہے جیسے **زید ابوہ قائم** میں **ابوہ** کی **ہ** ضمیر

خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا

سوال: خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا کب جائز اور کب واجب ہے؟

جواب: عام طور پر مبتداء پہلے اور خبر بعد میں ہوتی ہے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ خبر پہلے اور مبتداء بعد میں ہو

اگر مبتداء نکرہ غیر مخصوصہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے **فی الدار رجل**

اگر مبتداء معرفہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا جائز ہے جیسے **رجل زید** مرد تو زید ہے

سوال: چند چیزیں مبتداء ہو سکتی ہیں اسی طرح چند چیزیں خبر ہو سکتی ہیں یا نہیں مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: چند چیزیں مبتداء ہو سکتی ہیں مگر شرط یہ ہے کہ درمیان میں حرف عطف ہو جیسے **الاسم والفعل والحرف کلمات** اسم اور فعل اور حرف کلمیں ہیں

اسی طرح چند چیزیں بھی خبر ہو سکتی ہیں جیسے **زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ** زید علم والا ہے فضیلت والا ہے عقل مند ہے البتہ متعدد خبروں کے لیے درمیان میں حرف عطف ضروری نہیں

مبتداء کی قسمیں

سوال: مبتداء کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ بیان کریں

جواب: مبتداء کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم: وہ مبتداء جس کی خبر بھی ہو جیسے **زید قائم**

دوسری قسم: وہ مبتداء جس کی خبر نہ ہو جیسے **مَا قَائِمٌ زَیْدٌ**

سوال: مبتداء کی دوسری قسم کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں بمع امثلہ بیان کریں

جواب: دو صورتیں ہیں

پہلی صورت: مبتداء صفت ہو حرف نفی کے بعد واقع ہو اور اسم کو رفع دے جیسے **ما قائم زید**

دوسری صورت: مبتداء صفت ہو اور ہمزہ استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم کو رفع دے جیسے **أَقَائِمٌ زَیْدٌ؟**

حروف مشبہ بالفعل

سوال: حروف مشبہ بالفعل کتنے اور کون کون سے ہیں کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں إنَّ أَنَّ كَاَنَّ لَكِنَّ لَيْتَ لَعَلَّ

مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو نصب خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو حروف مشبہ بالفعل کی خبر کہا جاتا ہے جیسے زید قائم

یہ مبتداء اور خبر ہیں جب ان سے پہلے مثلاً ان آئے گا تو زید منصوب ہو گا اور قائم مرفوع ہی رہے گا ان زیدا قائم

زیدا کو ان کا اسم اور قائم کو ان کی خبر کہیں گے

سوال: حروف مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر کی پہچان مثال کے ساتھ واضح کریں

جواب: حروف مشبہ بالفعل کے بعد جو مسند الیہ ہو وہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ہو گا اور منصوب ہو گا اور جو مسند ہو گا وہ حروف مشبہ بالفعل کی خبر ہو گی اور مرفوع ہو گا جیسے ان اللہ رحیم

اس مثال میں ان کے بعد مسند الیہ اللہ ہے تو اللہ ان کا اسم ہے اور رحیم مسند ہے اس لیے وہ ان کی خبر ہے

سوال: حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم بیان کریں

جواب: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا حکم وہی ہے جو مبتداء کی خبر کا ہے یعنی جہاں مبتداء کی خبر کو مفرد جملہ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث معرفہ اور نکرہ لایا جاتا ہے وہاں حروف مشبہ بالفعل کو بھی مفرد جملہ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث معرفہ اور نکرہ لایا جاتا ہے

سوال: مبتداء کی خبر اور حروف مشبہ بالفعل کی خبر میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ اگر فرق ہے تو مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ مبتداء کی خبر کو مبتداء سے پہلے لانا جائز ہے جبکہ حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے لانا جائز نہیں جیسے **زید قائم** کو **قائم زید** بھی کہہ سکتے ہیں مگر **ان زیدا قائم** کو **ان قائم زیدا** نہیں کہہ سکتے

البتہ حروف مشبہ بالفعل کی خبر اگر ظرف ہو یعنی جار مجرور ہو یا ظرف زمان و مکان ہو تو اسم سے پہلے آسکتی ہے اس لیے کہ ظرف میں بہت وسعت ہوتی ہے ظرف جملہ میں کہیں بھی آسکتا ہے

جیسے **ان فی الدار زیدا**

افعال ناقصہ

سوال: افعال ناقصہ کتنے اور کون کون سے ہیں کیا عمل کرتے ہیں نیز ان کے معانی بھی بتائیں

جواب: افعال ناقصہ سترہ ہیں

كَانَ (تھا۔ ہو گیا) صار (ہو گیا) ظَلَّ (ہو گیا) باتَ (ہو گیا)

أَصبح (ہو گیا۔ صبح کے وقت ہو گیا) أَضْحى (دوپہر کے وقت ہو گیا۔ ہو گیا)

أَمسى (ہو گیا۔ شام کے وقت ہو گیا) راح اض عادَ غدَا مابرِح (ہمیشہ)

ما فتِیَ (ہمیشہ) ماانفَكَّ (ہمیشہ) مازَالَ (ہمیشہ) مادَام (ہمیشہ) لَیس (نہیں ہے)

افعال ناقصہ کا عمل

مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو افعال ناقصہ کا اسم اور خبر کو افعال ناقصہ کی خبر کہا جاتا ہے جیسے كان الله رحيما

سوال: افعال ناقصہ کے اسم اور خبر کی پہچان مثال کے ساتھ واضح کریں

جواب: افعال ناقصہ کے بعد جو مسند الیہ ہو وہی اسم ہو گا اور مرفوع ہو گا اور جو مسند ہو گا وہ خبر ہو گی اور منصوب ہو گا جیسے كان الله رحيما میں الله مسند الیہ ہے اس لیے یہ اسم ہو گا اور

رحیما مسند ہے اس لیے یہ خبر ہے

سوال: افعال ناقصہ کی خبر کو اسم پر اور افعال ناقصہ پر مقدم کیا جاسکتا ہے یا مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: افعال ناقصہ کی خبر کو اسم پر مقدم کیا جاسکتا ہے جیسے **کان قائما زید**

البتہ نو افعال ناقصہ پر بھی خبر کو مقدم کیا جاسکتا ہے جیسے **قائما کان زید**

اور **ما** والے افعال ناقصہ پر خبر کو مقدم نہیں کیا جاسکتا ہے یوں نہیں کہہ سکتے **قائما مازال زید**

لیس میں اختلاف ہے سیبویہ کے نزدیک **لیس** سے پہلے خبر نہیں لائی جاسکتی اور اکثر بصریوں کے نزدیک **لیس** سے پہلے خبر کو لایا جاسکتا ہے

ماولا المشبهتان بليس

سوال: **ماولا المشبهتان بليس** کا عمل بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ **ماولا** کو **لیس** کے مشابہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **ماولا المشبهتان بليس** مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے جیسے **ما زید قائما لا زید**

قائما

ماولا کولیس کے مشابہ کہنے کی وجہ

ماولا کولیس کے مشابہ کہنے کی دو وجہیں ہیں

پہلی وجہ: جیسے لیس مبتداء اور خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح ماولا بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں

دوسری وجہ: جیسے لیس موجودہ زمانے میں نفی کے لیے آتا ہے اسی طرح ماولا بھی زمانہ حال میں نفی کے لیے آتے ہیں

سوال: ماولا المشبهتان بليس کے اسم اور خبر کی پہچان بیان کریں نیز ما اور لا کے درمیان فرق کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں

جواب: ماولا المشبهتان بليس کے بعد جو اسم مسند الیہ ہوگا وہ ان کا اسم ہوگا اور جو مسند ہوگا وہ خبر ہوگا

ما اور لا کے درمیان فرق

ما صرف معرفہ پر داخل ہوتا ہے جیسے ما زید قائما جبکہ لا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے لا رجل قائما

دوسرا فرق **ما** حال میں نفی کے لیے آتا ہے جبکہ **لا** مطلقا نفی کے لیے آتا ہے

تیسرا فرق **ما** کی خبر پر باء داخل کرنا جائز ہے جیسے **ما زید بقائم**

جبکہ **لا** کی خبر پر باء داخل کرنا جائز نہیں یوں نہیں کہہ سکتے **لا زید بقائم**

لائے نفی جنس

سوال: لائے نفی جنس کا عمل بیان کریں نیز لائے نفی جنس کے اسم اور خبر کی پہچان مثال کے ساتھ واضح کریں

جواب: لائے نفی جنس ، مبتداء اور خبر پر داخل ہوتا ہے مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے لائے نفی جنس کا اسم جنس اور مسند الیہ ہوتا ہے اور خبر مسند ہوتی ہے جیسے **لا رجل قائم**

منصوبات

سوال منصوبات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب منصوبات بارہ ہیں

(1)مفعول بہ (2)مفعول مطلق (3)مفعول فیہ (4)مفعول لہ

(5)مفعول معہ (6)حال (7)تمیز (8)مستثنٰی

(9)حروف مشبہ بالفعل کا اسم (10)لائے نفی جنس کا اسم

(11)افعال ناقصہ کی خبر (12)ماولا المشبھتان بلیس کی خبر

سوال مفعول مطلق کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب کسی فعل کے بعد اسی فعل کے مصدر کو مفعول مطلق کہا جاتا ہے جیسے ضَرَبْتَ ضَربا

سوال مفعول مطلق کس لیے ذکر کیا جاتا ہے؟

جواب مفعول مطلق کو ذکر کرنے کی اغراض تین ہیں

تاکید جیسے ضربت ضربا میں ضربا تاکید کے لیے ہے اس وقت مصدر کا معنی ہو گا خوب، بہت

نوعیت کا بیان جیسے جَلَسْتُ جِلْسَة الْقَارِئ اس وقت مصدر کے معنی کے ساتھ طرح، جیسا یا مثل لفظ بڑھا دیں گے

بیان عدد جیسے جلَست جلْسةً ، جَلَسْتُ جِلْسَتَيْنِ اس وقت ترجمہ میں بار کا لفظ بڑھا

دیں

سوال مفعول مطلق کے لیے ما قبل فعل کا مصدر ہونا ضروری ہے؟

جواب مفعول مطلق ما قبل فعل کا مصدر بھی ہو سکتا ہے جیسے ضربت ضربا اور ما قبل فعل کے معنی والا مصدر بھی ہو سکتا ہے جیسے

سوال مفعول مطلق کے فعل کو کہاں حذف کرنا جائز ہے؟

جواب ایک جگہ مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے اور ایک جگہ واجب ہے جہاں قرینہ ہو وہاں حذف کرنا جائز ہے جیسے آنے والے سے کہا جائے خَيّر مقْدَم (خوش آمدید) تو یہاں قَدمْتَ قَدُومًا محذوف ہے اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ آنے والے سے کہا جارہا ہے

سوال مفعول مطلق کے فعل کو کہاں حذف کرنا واجب ہے؟

جواب جہاں عربی مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرتے ہوں وہاں حذف کرنا واجب ہے جیسے پانی پلانے والے کو کہا جاتا ہے سقْيا اور احسان کرنے والے کو کہا جاتا ہے شُكْرا اور کسی کی تعریف کرنی ہو تو کہا جاتا ہے حَمْدًا

سوال سقبا شكرا حمدا اور رعبا کا فعل کیا ہے؟

جواب سقبا کا فعل سقَاكَ اللَّهَ ہے اور شكرا کا فعل محذوف شَكَرتُك ہے اور حمدا کا فعل محذوف حَمْدتُكَ ہے اور رعبا کا فعل محذوف رعَاك اللَّه ہے

مفعول بہ

سوال مفعول بہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مفعول بہ اس چیز کے لیے بولا جانے والا اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا جیسے ضرب زیدٌ عمروا (زید نے عمرو کو مارا) اس مثال میں عمرو کو مار پڑی اس لیے عمرو مفعول بہ ہے

سوال مفعول پہلے ہوتا ہے یا فاعل پہلے ہوتا ہے؟

جواب فاعل مفعول سے پہلے ہوتا ہے البتہ کبھی مفعول کو فاعل سے پہلے بھی ذکر کر دیا جاتا ہے جیسے ضرب عمرا زید (زید نے عمرو کو مارا)

سوال مفعول بہ کے فعل کو کہاں حذف کرنا جائز ہے؟

جواب جہاں کوئی قرینہ ہو وہاں مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کسی نے پوچھا مَن اَضْرِبُ (میں کس کو ماروں گا) تو جواب میں صرف زیدا کہا جا سکتا ہے

سوال مفعول بہ کے فعل کو کتنے اور کون کون سے مقامات پر حذف کرنا واجب ہے؟

جواب چار مقامات پر مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے

پہلا مقام سماعی ہے یعنی عربوں سے سنا ہوا تین مقامات قیاسی ہیں یعنی قاعدہ کے مطابق تین مقامات میں سے پہلا مقام تحذیر ہے دوسرا مقام مَا اُضْمِرَ عَامِلُہ عَلَی شَرِیطَۃِ التَّفْسِیر ہے اور تیسرا مقام منادی ہے

سوال اِمْرَاً وَنَفْسَہ میں فعل محذوف کی وضاحت کریں

جواب   امرأ و نفسه میں فعل محذوف اُتْرُکْ ہے یعنی کسی شخص کو چھوڑو اور اپنی فکر کرو

سوال   انْتَھَوا خَیْرا لَکُم میں فعل محذوف کیا ہے؟

جواب   خیرا سے پہلے واقْصِدُوا فعل محذوف ہے اور معنی یہ ہوگا تین خدا ماننے سے باز آجاؤ اور اپنے لیے بہترین کا قصد و ارادہ کرو

سوال   أَھْلًا وسھْلًا کا فعل محذوف ترجمہ کے ساتھ بیان کریں

جواب   أَھْلًا کا فعل محذوف اَتَیْتَ ہے یعنی آپ گھر والوں کے پاس آئے اور سھْلًا کا فعل محذوف وطِیْتَ ہے یعنی آپ نے نرم زمین کو روندا

تحذیر

سوال   تحذیر سے کیا مراد ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب   تحذیر کا معنی ہے بچانا کسی کو محذر منہ سے بچانے کے لئے فعل اتَّقِ کو حذف کر کے صرف مفعول بہ کا ذکر کیا جاتا ہے جیسے إيَّاكَ والْأَسدَ یہاں إيَّاكَ مفعول بہ ہے اور اس کا فعل محذوف اتق ہے

سوال   تحذیر کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب   تحذیر کی دو صورتیں ہیں

پہلی صورت تنہا مفعول بہ کا ذکر تو کیا جاتا ہے اور اتق فعل کا ذکر نہیں کیا جاتا جیسے ایاک و الاسد

دوسری صورت مفعول بہ کو دو بار ذکر کیا جاتا ہے اور اتق فعل محذوف ہوتا ہے جیسے الطَّرِيقَ

الطَّرِيقَ (راستہ سے بچو راستہ سے بچو)

ما اضمر علی شریطة التفسیر

سوال ما اضمر علی شربطة التفسبر کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب ہر وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم میں عمل نہ کرے اپنی ضمیر کی وجہ سے یا اپنے متعلق کی وجہ سے اس طرح کہ اگر اس فعل یا شبہ فعل کو اس اسم پر مسلط کیا جائے تو وہ اس اسم کو نصب دے جیسے زَيدًا ضَرَبتَه

زید کے بعد ضربت فعل ہے وہ زیدا میں عمل نہیں کر رہا کیونکہ اس کا مفعول بہ ضمیر ہ ہے اگر ضربت کو زید سے پہلے ذکر کیا جائے تو زیدا اس کا مفعول بہ ہو یہاں زیدا ضربت فعل محذوف کا مفعول بہ ہے اس کی تفسیر اگلا فعل ضربت کر رہا ہے

منادی

سوال منادی سے کیا مراد ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی ایسا اسم ہے جس کو حرف نداء کے ساتھ پکارا جائے اور حرف نداء لفظوں میں موجود ہو جیسے یاعَبد اللّٰہ یہاں یا حرف نداء أَدْعَو فعل محذوف کے قائم مقام ہے اور یاعَبد اللّٰہ اس کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے

سوال حروف نداء کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب حروف نداء پانچ ہیں یا ایا هیا ای همزه

مفتوحہ

سوال حرف نداء کو حذف کیا جاسکتا ہے؟

جواب کبھی حرف نداء کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے **يُوسُفُ أَعْرِضْ عن هذا** اے یوسف اس سے منہ پھیر لیجیے

سوال منادی کی کتنی اور کون کون سے قسمیں ہیں؟

جواب منادی کی پانچ قسمیں ہیں

1. منادی مفرد معرفہ ہو
2. منادی مضاف ہو
3. منادی مشابہ مضاف ہو
4. منادی نکرہ غیر معین ہو
5. منادی معرف باللام ہو

سوال منادی مفرد معرفہ کا اعراب کیا ہو گا مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی اگر مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہو گا

علامت رفع سے مراد پیش، الف اور واؤ ہے جیسے **يا زيدُ ،يا زَيْدَان ، يا زَيْدُونَ يا رجل**

منادی مفرد معرفہ پر اگر لام استغاثہ ہو تو مجرور ہو گا جیسے **يا لَزَيْد**

منادی مفرد معرفہ کے آخر میں الف ہو تو مفتوح ہو گا جیسے **يا زيدًاه**

سوال منادی مضاف ہو تو اعراب کیا ہو گا مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی اگر مضاف ہو تو منصوب ہو گا جیسے **یا عبد الله**

سوال منادی اگر مشابہ مضاف ہو تو اعراب کیا ہو گا مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی اگر مشابہ مضاف ہو تو بھی منصوب ہو گا جیسے **يَا طَالعاً جبلاً**

سوال منادی نکرہ غیر معین ہو تو اعراب کیا ہو گا مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی اگر نکرہ غیر معین ہو تو بھی منصوب ہو گا جیسے اندھے کا پکارنا **يا رجلاً خُذْ بيدي**

سوال منادی اگر معرف باللام ہو تو اعراب کیا ہو گا مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی اگر معرف باللام ہو تو مرفوع بھی ہو گا اور شروع میں **ایھا** یا **ایتھا** ہو گا جیسے **یا أَيُّهَا الرَّجل يا أَيَّتها الْمرأَةُ**

سوال ترخیم منادی سے کیا مراد ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب منادی کے آخر سے ایک یا دو حرف کو حذف کر دینا ترخیم منادی ہے جیسے **مَالكٌ** کو **يا مَال** پڑھنا **منْصور** کو **يا منْص** اور **عَثْمانُ** کو **يا عَثْم** کہنا ترخیم منادی ہے

سوال منادی مرخم کے آخر میں کون کون سی حرکت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب ضمہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور حرکت اصلیہ بھی پڑھ سکتے ہیں جیسے **یاحارثُ** کو **یَاحَارِ** بھی پڑھ سکتے ہیں اور **یاحار** بھی پڑھ سکتے ہیں

سوال مندوب سے کیا مراد ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب مندوب وہ لفظ ہے جس پر درد والم کا اظہار کیا جائے اس کے لیے منادی کے شروع میں **یا** یا **وا** لگاتے ہیں جیسے **یا زَیداہ وا زَیداہ**

یا مشترک ہے مندوب کے شروع میں بھی آتا ہے اور منادی کے شروع میں بھی آتا ہے جبکہ **وا** صرف مندوب کے شروع میں آتا ہے

سوال مندوب کے اعراب کا حکم کیا ہے؟

جواب مندوب کا اعراب منادی والا ہوتا ہے

مفعول فیہ

سوال مفعول فیہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مفعول فیہ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ کے لیے بولا جائے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو جیسے **سافَرتُ شَهرا** (میں نے مہینہ میں سفر کیا)

سوال مفعول فیہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب مفعول فیہ کا دوسرا نام ظرف ہے

سوال ظرف کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زماں ظرف مکاں

ظرف زماں کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب ظرف زماں وہ اسم ہے جو وقت کے لیے بولا جائے جیسے **دَهر حِينٌ يومَ لَيلَةٌ**

سوال ظرف مکاں کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب ظرف مکاں وہ اسم ہے جو جگہ کے لیے بولا جائے جیسے **خَلْفَ اَمام دَار سوقٌ مسجدٌ**

سوال ظرف زماں کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب ظرف زماں کی دو قسمیں ہیں مبہم محدود

سوال ظرف زماں مبہم کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب ظرف زماں مبہم وہ ظرف زماں ہے جس کی معین حد نہ ہو جیسے **دَھر حِینٌ**

سوال ظرف زماں محدود کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب ظرف زماں محدود وہ ظرف زماں ہے جس کی معین حد ہو جیسے **یومَ لَیلَۃٌ شَھر سنۃٌ**

سوال ظرف زماں مبہم اور محدود کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب ظرف زماں مبہم اور محدود منصوب ہوتا ہے ان سے پہلے حرف جر فی محذوف ہوتا ہے یعنی اس کا صرف ترجمہ ہوتا ہے جیسے **صمتَ دَھرا** میں نے زمانہ میں روزہ رکھا **سافَرتَ شَھرا** میں نے مہینہ میں سفر کیا

سوال ظرف مکاں کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب ظرف مکاں کی دو قسمیں ہیں مبہم محدود

سوال ظرف مکاں مبہم کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب ظرف مکاں مبہم وہ ظرف مکاں ہے جس کی معین حد نہ ہو جیسے **خلف امام**

سوال ظرف مکاں مبہم کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب ظرف مکاں مبہم بھی منصوب ہوتا ہے اور اس سے پہلے **فی** حرف جر محذوف ہوتا ہے

جیسے **جلَستَ خلْفَكَ و أَمامكَ** میں تیرے پیچھے اور آگے بیٹھا

سوال ظرف مکاں محدود کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب ظرف مکاں محدود وہ ظرف مکاں ہے جس کی معین حد ہو جیسے **دار سوق مسجد**

سوال ظرف مکاں محدود کا اعراب مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب ظرف مکاں محدود سے پہلے حرف جر لفظاً ہوتا ہے اس لیے وہ مجرور ہوتا ہے جیسے

جَلَسْتُ فِي الدَّارِ و فی السوق و فی المسجد

میں گھر میں بیٹھا اور بازار میں اور مسجد میں

مفعول لہ

سوال مفعول لہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مفعول لہ وہ اسم ہے جو اس چیز کے لیے بولا جائے جس کی وجہ سے فعل واقع ہوتا ہے وہ فعل جو اس سے پہلے ذکر کیا گیا جیسے **ضَربتَه تَأْدیباً** میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا

سوال مفعول لہ کا اعراب کیا ہوتا ہے مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب مفعول لہ منصوب ہوتا ہے اور اس سے پہلے حرف جر لام محذوف ہوتا ہے یعنی اس کا صرف ترجمہ ہوتا ہے جیسے **ضَربتَه تَأْدیباً** میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا اور

قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جبْنًا

میں جنگ سے بیٹھ گیا بزدلی کی وجہ سے

سوال زجاج کے نزدیک مفعول لہ اصل میں کیا ہے؟

جواب زجاج کے نزدیک مفعول لہ اصل میں مفعول مطلق ہے جیسے ضَرَبتَه تَأْدِيبًا اصل میں أَدَّبْتَه تَأْدِيبًا ہے اور قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا اصل میں جَبُنْتَ جَبنًا ہے

مفعول معہ

سوال مفعول معہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مفعول معہ وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد ذکر کیا جاتا ہے فعل کے معمول کے ساتھ ہونے کی وجہ سے جیسے جاء الْبَرَدُ و الْجُبَّاتِ سردی آئی جبوں کے ساتھ جِئْتُ أَنَا وزَيْدًا میں آیا زید کے ساتھ

سوال فعل کے معمول سے کیا مراد ہے؟

جواب فعل کے معمول سے مراد فاعل یا مفعول ہے

سوال مفعول معہ پر نصب اور رفع پڑھنا کب جائز ہے؟

جواب جب فعل لفظاً موجود ہو اور مفعول معہ کو معطوف بنانا درست ہو تو رفع بھی پڑھ سکتے ہیں نصب بھی پڑھ سکتے ہیں جیسے جِئْتُ أَنَا وزَيْدًا و زَيْدٌ

سوال مفعول معہ پر صرف نصب کس صورت میں پڑھیں گے؟

جواب فعل لفظاً موجود ہو اور مفعول معہ کو معطوف بنانا درست نہ ہو جیسے جِئْتُ وزَيْدًا اسی طرح اگر فعل معنی موجود ہو اور مفعول معہ کو معطوف بنانا درست نہ ہو تب بھی صرف نصب ہی پڑھیں گے جیسے جِئْتُ وزَيْدًا

تجھے کیا ہوا زید کے ساتھ یعنی تو زید کے ساتھ کیا کرتا ہے

سوال مفعول معہ کو کس صورت میں نصب نہیں پڑھیں گے ؟

جواب جب فعل معنی موجود ہو اور مفعول معہ کو معطوف بنانا درست ہو تو معطوف ہی بنائیں گے نصب نہیں پڑھیں گے جیسے مَا لِزَيْدٍ وَعَمْرٍو (زید کو عمرو کے ساتھ کیا ہوا) یعنی زید عمرو کے ساتھ کیا کرتا ہے

حال

سوال حال کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب حال وہ لفظ ہے جو فاعل کی حالت یا مفعول کی حالت یا دونوں کی حالت بیان کرے جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا سوار ہو کر) اس میں راکبا فاعل کی حالت بیان کر رہا ہے ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا (میں نے زید کو باندھ کر مارا) اس میں مشدودا مفعول کی حالت بیان کر رہا ہے اور لَقِيتُ عَمْرًوا رَاكِبَيْنِ (میں عمرو سے ملا سوار ہو کر) اس میں راکبین فاعل اور مفعول دونوں کی حالت بیان کر رہا ہے

سوال حال کے لیے ضروری ہے کہ فاعل یا مفعول لفظاً ہو مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب حال کے لیے ضروری نہیں کہ فاعل یا مفعول لفظاً موجود ہو کبھی فاعل یا مفعول معنی بھی موجود ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا (زید گھر میں کھڑا ہے) اس میں قائما حال ہے اِسْتَقَرَّ کے فاعل هو ضمیر کا

جیسے **هذا زيد قائما** (یہ زید کھڑا ہے) اس میں **قائما** حال ہے **الْمشَار** کی **هو** ضمیر سے جو کہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے یعنی نائب فاعل ہے اور نائب فاعل بھی مفعول ہی ہوتا ہے

سوال حال کو عمل (نصب) کون دیتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب حال کو عمل یعنی نصب فعل دیتا ہے یا معنی فعل دیتا ہے جیسے **جاء زيد راكبا** (زید آیا سوار ہو کر) اس میں **قائما** کو نصب جاء دے رہا ہے اور **هَذَا زَيْدٌ قَائماً** (یہ زید کھڑا ہے) میں **قائما** کو نصب **هَذَا** دے رہا ہے کیونکہ ھذا معنی فعل ہے

سوال معنی فعل سے کیا مراد ہے؟

جواب معنی فعل مراد وہ لفظ ہے جس کا صیغہ تو فعل والا نہ ہو مگر اس سے فعل کا معنی نکل رہا ہو جیسے **ليت** یہ **اَتَمَنَّى** کے معنی میں ہے **لَعَلَّ** یہ **اَتَرجَّى** کے معنی میں ہے **يا** یہ **اَدْعو** کے معنی میں ہے **هَذَا** یہ **أُشير** کے معنی میں ہے

سوال حال اور ذوالحال یہ دونوں معرفہ ہوتے ہیں یا نکرہ؟

جواب حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جبکہ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسا کہ **جاء زيد راكبا** (زید آیا سوار ہو کر) میں **زید** معرفہ ہے اور **راکبا** نکرہ ہے

سوال حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا کب واجب ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو پہلے ذکر کرنا واجب ہے جیسے **جَاءنِي رَاكباً رَجُلٌ** (میرے پاس آدمی سوار ہو کر آیا) اس لیے کہ جہاں ذوالحال مفعول بہ بنے گا وہاں پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اسم ذوالحال ہے یا موصوف جیسے **رأَيت رجلًا رَاكباً** میں **رجلا** ذوالحال ہے یا موصوف یہ

واضح نہیں جب **راکبا** کو پہلے ذکر کریں گے تو معلوم ہو گا کہ **راکبا** حال ہے اور **رجلا** ذوالحال ہے

سوال حال مفرد ہوتا ہے یا جملہ مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب حال مفرد بھی ہوتا ہے جیسے **جاء زید راکبا** (زید آیا سوار ہو کر) حال کبھی جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے جیسے **جاءَنِي زَيْدٌ وغُلَامه راكبٌ** (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام سوار تھا) اور کبھی جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے **جاءَنِي زَيْدٌ يَرْكَبُ غُلَامه** (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام سواری کر رہا تھا)

سوال کبھی حال کے عامل کو حذف بھی کیا جاتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب جب کوئی قرینہ ہو تو حال کے عامل کو حذف بھی کیا جاتا ہے جیسے تو مسافر سے کہے **سَالمًا غَانمًا** (صحیح سلامت نفع لے کر تو لوٹے گا) یہاں حال کا عامل **تَرْجِعُ** محذوف ہے

تمیز

سوال تمیز کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو عدد، ماپ، وزن، مسافت یا ابہام والی شئ کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اس ابہام کو دور کرنے کے لیے جیسے **عِنْدِي عِشْرُونَ دِرْهَمًا** (میرے پاس بیس درھم ہیں)

سوال ماپ کے بعد تمیز کی مثال دیں

جواب **عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا** (میرے پاس دو قفیز گندم ہے)

ایک قفیز تقریباً پچاس کلو کا ہوتا ہے

سوال وزن کے بعد تمیز کی مثال بیان کریں

جواب **عِنْدِي مَنْوان سَمْنًا** (میرے پاس دو من گھی ہے)

سوال مَسافَت کے بعد تمیز کی مثال بیان کریں

جواب **عِنْدِي جَرِيبَان قُطْنًا** (میرے پاس دو جریب روئی ہے)

ایک جریب دَس قفیز کا ہوتا ہے یعنی تقریباً پانچ سو کلو

سوال اندازاً مقدار کے بعد تمیز کی مثال بیان کریں

جواب **عَلَى التَّمْرَة مِثْلُهَا زَبَدًا** (کھجور پر اس کی مثل مکھن ہے)

سوال تمیز مقدار کے بعد ہی ہوتی ہے یا غیر مقدار کے بعد بھی ہوتی ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب تمیز کبھی غیر مقدار کے بعد بھی ہوتی ہے جیسے **هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدًا** (یہ لوہے کی انگوٹھی ہے) **هَذَا سوار ذَهبا** (یہ سونے کا کنگن ہے) ایسی تمیز پر اکثر جَر پڑھی جاتی ہے

سوال نسبت سے ابہام کو دور کرنے کے لیے تمیز کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب کبھی نسبت سے ابہام کو دور کرنے کے لیے تمیز ذکر کی جاتی ہے ایسی تمیز جملہ کے بعد واقع ہوتی ہے جیسے **طَاب زَيدٌ نَفْسا** (زید ذات کے اعتبار سے اچھا ہوا) **طاب زيد عِلْمًا** (زید علم کے اعتبار سے اچھا ہوا) **طاب زيد أَبا** (زید باپ کے اعتبار سے اچھا ہوا)

مستثنیٰ

سوال مستثنیٰ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو الا اور اس کے اَخَوات کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تا کہ معلوم ہو کہ جس چیز کی نسبت الا کے ماقبل کی طرف کی گئی ہے اس کی نسبت الا کے مابعد کی طرف نہیں ہے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

سوال الا کے اخوات سے کیا مراد ہے؟

جواب الا کے اخوات سے مراد اس کی بہنیں ہیں اور وہ دس ہیں

خَلَا عَدَا ماخلا ماعدا لَيس لَا يكُون غَيْر سِوى سواء حاشَا

سوال مستثنیٰ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں متصل منقطع

سوال مستثنیٰ متصل کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مستثنیٰ متصل وہ ہے جسے الا اور اس کے اخوات کے ذریعے متعدد چیزوں سے نکالا جائے جیسے جاءنی القوم الا زیدا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

سوال مستثنیٰ منقطع کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مستثنیٰ منقطع وہ ہے جسے الا اور اس کے اخوات کے ذریعے نہ نکالا جائے کیونکہ وہ داخل ہی نہیں ہوتا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی سوائے گدھے کے)

سوال مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی اور کوَن کون سی قسمیں ہیں؟

جواب مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں

1. منصوب ہو گا
2. منصوب اور بدل
3. عامل کے مطابق
4. مجرور

سوال کتنی اور کون کون سی صورتوں میں مستثنیٰ کو منصوب پڑھا جاتا ہے؟

جواب چار صورتوں میں مستثنیٰ کو منصوب پڑھا جاتا ہے

1. جب مستثنیٰ **الا** کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے **جاءنی القوم الا زیدا**(میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)
2. جب مستثنیٰ منقطع ہو جیسے **جاءنی القوم الا حمارا**(میرے پاس قوم آئی سوائے گدھے کے)
3. جب مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو جیسے **ماجاءنی الا زیدا احد**(میرے پاس کوئی نہیں آیا سوائے زید کے)
4. جب مستثنیٰ, **خلا** اور **عدا** کے بعد واقع ہو اکثر نحویوں کے نزدیک اسی طرح **ماخلا ماعدا لیس** اور **لا یکون** کے بعد واقع ہو جیسے **جاءنی القوم خلا زیدا**(میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

سوال مستثنیٰ کو منصوب یا بدل کس صورت میں پڑھا جائے گا؟

جواب　جب مستثنیٰ **الا** کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو جیسے **ماجاءنی احد الا زیدا** بھی پڑھ سکتے ہیں اور **زید** بھی پڑھ سکتے ہیں

سوال　مستثنیٰ کو کس صورت میں عامل کے مطابق اعراب دیں گے؟

جواب　جب **الا** کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے **ماجاءنی الا زید** ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں

سوال　کس صورت میں مستثنیٰ کو مجرور پڑھا جاتا ہے؟

جواب　جب مستثنیٰ، **غیر سوی سواء** اور اکثر کے نزدیک **حاشا** کے بعد واقع ہو جیسے **جاءنی القوم غیر زید**

سوال　**غیر** کے اعراب کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب　**غیر** کا اعراب وہی ہوتا ہے جو **الا** کے بعد مستثنیٰ کا ہوتا ہے جیسے **جَاءِنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ**

سوال　**غیر**، صفت کے لیے وضع کیا گیا ہے یا استثناء کے لیے؟

جواب　لفظ **غیر**، صفت ہے لیے وضع کیا گیا ہے البتہ کہیں یہ استثناء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جہاں وہ صفت نہ بن سکے جیسے

سوال　**الا** صفت کے لیے وضع کیا گیا ہے یا استثناء کے لیے؟

جواب **الا** کی وضع تو استثناء کے لیے ہوئی ہے البتہ جہاں استثناء کے لیے ہونا ممکن نہ ہو وہاں **غیر** کے معنی میں ہو کر صفت بنے گا جیسے **لَوْ كَانَ فِيهِمَا الِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا** اس میں **الِهَةٌ** جمع

نکرہ ہے اور جمع نکرہ سے استثناء جائز نہیں تو یہاں **الا** استثناء کے لیے نہیں بلکہ صفت کے لیے ہے

اسی طرح **لَا إلَهَ إلَّا اللَّه.**

افعال ناقصہ کی خبر

سوال افعال ناقصہ کی خبر کی پہچان کیا ہے ؟

جواب افعال ناقصہ کے بعد جو اسم مسند ہو گا وہی خبر ہو گا جیسے **کان زید قائما**

سوال افعال ناقصہ کی خبر کا حکم کیا ہے؟

جواب افعال ناقصہ کی خبر کا حکم مبتداء کی خبر کے حکم کی طرح ہے جہاں مبتداء کی خبر مفرد ہو گی افعال ناقصہ کی خبر بھی مفرد ہو گی جہاں مبتداء کی خبر مذکر ہو گی وہاں افعال ناقصہ کی خبر بھی مذکر ہو گی وغیرہ

سوال افعال ناقصہ کی خبر اور مبتداء کی خبر کے درمیان کوئی فرق بھی ہے؟

جواب ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ افعال ناقصہ کی خبر معرفہ ہونے کی صورت میں اسم سے پہلے بھی آسکتی ہے جبکہ مبتداء کی خبر معرفہ ہونے کی صورت میں مبتداء سے پہلے نہیں آسکتی جیسے **کان القائم زید** تو کہہ سکتے ہیں لیکن **القائم زید** نہیں کہہ سکتے

حروف مشبہ بالفعل کا اسم

سوال حروف مشبہ بالفعل کے اسم کی پہچان کیا ہے؟

جواب حروف مشبہ بالفعل کے بعد جو اسم مسند الیہ ہو گا وہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ہو گا جیسے **ان زیدا قائم** (بے شک زید کھڑا ہے)

لائے نفی جنس کا اسم

سوال لائے نفی جنس کے اسم کی پہچان کیا ہے؟

جواب لائے نفی جنس کا اسم اس کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور مسند الیہ ہوتا ہے جیسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه

سوال لائے نفی جنس کے اسم کے اعراب کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب لائے نفی جنس کے اسم پر اعراب کی تین صورتیں ہیں

1. منصوب ہوگا جب نکرہ مضاف جیسے لَا غُلَامَ رجلٍ في الدَّار (کسی مرد کا کوئی غلام گھر میں نہیں) یا مشابہ مضاف ہو جیسے لَا عِشْرِين دِرْهَمًا فِي الْكِيسِ (کوئی بیس درھم تھیلی میں نہیں)
2. مبنی بر فتح ہوگا جب نکرہ مفردہ ہو جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّار (کوئی مرد گھر میں نہیں)
3. مرفوع ہوگا جب وہ معرفہ ہو جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو (گھر میں نہ زید ہے اور نہ عمرو)

یا لا کے اسم اور لا کے درمیان فاصلہ ہو جیسے لَا فِيهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ (اس میں نہ کوئی مرد ہے اور نہ عمرو)

ان دونوں صورتوں میں دوبار لا اور ان کا اسم لانا واجب ہے

سوال لاحولَ ولَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّه میں اعراب کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب پانچ صورتیں ہیں

1. دونوں پر فتح جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ
2. دونوں پر رفع جیسے لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰہ
3. پہلے کو فتح دوسرے کو نصب جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰہ
4. پہلے کو فتح دوسرے کو رفع جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰہ
5. پہلے کو رفع دوسرے کو فتح جیسے لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ

ماولا المشبھتان بلیس

سوال ماولا المشبھتان بلیس کی خبر کی پہچان کیا ہے؟

جواب ما ولَا الْمشَبَّھتَین بلَیس کے بعد جو اسم مسند الیہ ہو گا وہ خبر ہو گا جیسے ما زیدٌ قَائمًا ۔ لَا رجلٌ حاضرًا

سوال ماولا المشبھتان بلَیس کا عمل کتنی اور کون کون سی صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے؟

جواب تین صورتوں میں عمل باطل ہو جاتا ہے

1. ما یا لا کے بعد الا واقع ہو جیسے ما زَیْدٌ الا قَائمٌ
2. خبر، اسم سے پہلے آجائے جیسے ما قَائمٌ زیدٌ
3. ما کے بعد ان زائدہ ہو جیسے ما إنْ زیدٌ قَائمٌ

سوال ما ولَا الْمشَبَّھتَین بلَیس کے متعلق بنو تمیم اور اہل حجاز کا اختلاف کیا ہے؟

جواب اہل حجاز ماولا المشبھتان بلیس کا عمل دیتے ہیں جبکہ بنو تمیم عمل نہیں دیتے جیسے ما قَتْلُ الْمحِبِّ حرامٌ

مجرورات

سوال مجرورات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب ایک ہی ہے اور وہ مضاف الیہ ہے

سوال مضاف الیہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب مضاف الیہ ہر وہ اسم ہے جس کی طرف کسی شئ کی نسبت کی جائے حرف جر کے واسطہ سے وہ حرف جر لفظوں میں موجود ہو جیسے **مَرَرْتُ بِزَيْدٍ** یا محذوف ہو جیسے **غُلَامُ زَيْدٍ** جو کہ اصل میں **غُلَامٌ لِزَيْدٍ** تھا

سوال حرف جَر لفظوں میں موجود ہو تو ترکیب کس طرح ہو گی محذوف ہو تو ترکیب کس طرح ہو گی؟

جواب مضاف الیہ سے پہلے اگر حرف جر لفظوں میں موجود ہو جار مجرور کہیں گے اگر محذوف ہو تو مضاف و مضاف الیہ کہیں گے

سوال مضاف پر کیا کیا چیزیں نہیں آسکتیں؟

جواب مضاف الیہ پر تین چیزیں نہیں آسکتیں

1. تنوین جیسے **جَاءَنِي غُلَامُ زَيْدٍ**
2. نون تثنیہ جیسے **جاءنی غُلَامَا زَيْدٍ**
3. نون جمع جیسے **جاءنی مُسْلِمُو مِصْرَ**

سوال اضافت کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب اضافت کی دو قسمیں ہیں اضافت لفظیہ اضافت معنویہ

سوال اضافت معنویہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب اضافت معنویہ یہ ہے کہ مضاف اپنے معمول کی طرف مضاف ہونے والی صفت نہ ہو جیسے غلام زید

سوال اضافت لفظیہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب اضافت لفظیہ یہ ہے کہ مضاف اپنے معمول کی طرف مضاف ہونے والی صفت ہو جیسے ضَارِبُ زَیْد

سوال اضافت معنویہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب اضافت معنویہ کی تین قسمیں ہیں

1. اضافت لمی: مضاف الیہ سے پہلے لام ہو جیسے غلام زید
2. اضافت منی: مضاف الیہ سے پہلے من ہو جیسے خَاتَمُ فضَّة
3. اضافت فوی: مضاف الیہ سے پہلے فی ہو جیسے صَلَاةُ اللَّيْلِ

سوال اضافت معنویہ کا فائدہ کیا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے جیسے غلام زید

اگر مضاف الیہ نکرہ ہو مضاف نکرہ مخصوصہ ہو جاتا ہے جیسے غلام رجلٍ

سوال اضافت لفظیہ کا فائدہ کیا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب اضافت لفظیہ کا فائدہ تخفیف ہے یعنی مضاف الیہ پر نہ الف لام آتا ہے نہ ہی تنوین نہ نون

تثنیہ اور نہ نون جمع جیسے **حَسَنُ الْوَجْه**

سوال اسم صحیح اور جاری مجرائے صحیح جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو آخر میں اعراب کیا پڑھیں گے؟

جواب یائے متکلم کو ساکن بھی پڑھ سکتے ہیں اور مفتوح بھی البتہ یائے متکلم کے ماقبل کو مکسور ہی پڑھیں گے جیسے **غلامی غلامی دَلْوِی دلوی ظَبْیِی ظبیی**

سوال اسم مقصور کے آخر میں یائے متکلم ہو تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب الف کو برقرار رکھیں گے اور یائے متکلم پر فتحہ پڑھیں گے جیسے **عصای رحای**

سوال اسم منقوص کے آخر میں یائے متکلم ہو تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب دو یاء کے جمع ہونے کی وجہ سے پہلی کا دوسری میں ادغام کر دیں گے اور پھر دوسری یاء کو فتحہ دیں گے تاکہ التقاء ساکنین لازم نہ آئے جیسے **قاضیَّ**

سوال جمع مذکر سالم کے آخر میں یائے متکلم ہو تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب اگر واؤ ہو تو اس کو یاء کر دیں گے اور پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیں گے اور یائے متکلم کو فتحہ دیں گے تاکہ التقاء ساکنین لازم نہ آئے اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیں گے جیسے **مسلمیَّ**

سوال اسمائے ستہ مکبرہ کے آخر میں یائے متکلم ہو تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب یائے متکلم کو ساکن پڑھیں گے جیسے **أَبِي أَخِي وحَمِي وهَنِي** اور **فَم** کے آخر میں یائے متکلم ہو تو **فيَّ** پڑھیں گے اور **ذو** کے آخر میں تو یائے متکلم آتی ہی نہیں اور نہ کوئی اور ضمیر

آتی ہے

سوال آپ نے کہا کہ **ذو** کے آخر میں ضمیر نہیں آتی ایک شاعر نے إِنَّمَا يَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنْ النَّاسِ ذَوُوه میں تو ضمیر لگائی ہے؟

جَواب یہ شاذ ہے یعنی خلاف قیاس ونادر ہے

سوال جب اسمائے ستہ مکبرہ مضاف نہ ہوں تو اعراب کیا ہو گا؟

جواب اس وقت رفع، نصب اور جر پڑھیں مفرد منصرف صحیح کی طرح جیسے اب اخ حم ھن فم البتہ ذو کبھی بھی مضاف الیہ کے بغیر استعمال نہیں ہو تا

توابع کا بیان

سوال اسمائے معمولہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب اسمائے معمولہ کی دو قسمیں ہیں

1. پہلی قسم وہ اسماء جن کو بلاواسطہ (ڈائریکٹ) عامل اعراب دے جیسے مبتداء خبر فاعل نائب فاعل وغیرہ
2. دوسری قسم وہ اسماء جن کو کسی واسطہ سے عامل اعراب دے جیسے صفت معطوف تاکید بدل عطف بیان

سوال تابع کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب تابع وہ دوسرا اسم ہے جس کو پہلے اسم والا اعراب دیا گیا ہو ایک جہت سے جیسے **جَاءَنِي**

رَجُلٌ عَالِمٌ

سوال　توَابع کتنے اور کون کون سے ہیں؟

سوال　تابع کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب　توابع پانچ ہیں

صفت　معطوف　تاکید　بدل　عطف بیان

صفت

سوال　صفت کی تعریف اور مثال بیان کریں نیز صفت کا دوسرا نام بھی بتائیں

جواب　صفت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنی پر یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے جیسے جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ،جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ

صفت کا دوسرا نام نعت ہے

سوال　صفت کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب　صفت کی دو قسمیں ہیں صفت بحالہ صفت بحال متعلقہ

سوال　صفت بحالہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب　صفت بحالہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے جیسے

جاءنی رجل عالم

سوال　صفت بحال متعلقہ کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب صفت بحال متعلقہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے جیسے جاءنی رجل عالم ابوہ

سوال صفت کتنی اور کون کون سی چیزوں میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے؟

جواب صفت بحالہ دس چیزوں میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے

رفع، نصب، جر، تذکیر، تانیث، تعریف، تنکیر افراد، تثنیہ، جمع

صفت بحال متعلقہ پانچ چیزوں میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے

تعریف، تنکیر، افراد، تثنیہ، جمع

جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا

سوال صفت کے فوائد کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب صفت کے پانچ فوائد ہیں

1. تخصیص اگر موصوف وصفت نکرہ ہوں جیسے جاءنی رجل عالم
2. اور وضاحت کرنے کے لیے اگر دونوں معرفہ ہوں جیسے جاءنی زید الفاضل
3. تعریف وثنا کے لیے جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم
4. مذمت کے لیے جیسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
5. تاکید کے لیے جیسے نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ

سوال جملہ خبریہ بھی صفت بنتا ہے یا نہیں؟

جواب جملہ خبریہ بھی صفت بنتا ہے مگر اس کا موصوف, اسم نکرہ ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَامَ أَبُوهُ أَبُوهُ عَالِمٌ ،میں ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کا باپ عالم ہے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَامَ أَبُوهُ میں ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کا باپ کھڑا ہوا

سوال ضمیر، موصوف ہوتی ہے یا صفت ؟

جواب ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے اور نہ ہی صفت بنتی ہے

معطوف / عطف بحرف

سوال معطوف کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب معطوف وہ تابع ہے جس کی طرف اسی چیز کی نسبت کی جاتی ہے جس کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی اور وہ دونوں نسبت سے مقصود ہوتے ہیں جیسے قام زيدٌ و عمرو زید اور عمرو کھڑے ہوئے

سوال معطوف کے لیے کیا شرط ہے اور کیا پہچان ہے ؟

جواب معطوف کے لیے شرط یہ ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان دس حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف ہو اور یہی پہچان بھی ہے جیسے قام زيد و عمرو زید اور عمرو کھڑے ہوئے

سوال ضمیر مرفوع متصل کو معطوف علیہ بنانا درست ہے ؟

جواب ضمیر مرفوع متصل کو صرف دو صورتوں میں معطوف علیہ بنا سکتے ہیں

1. پہلی صورت

ضمیر مرفوع متصل کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے لائی جائے جیسے **ضربتَ انا و زیدٌ** میں نے

اور زید نے مارا

2. دوسری صورت

ضمیر مرفوع متصل اور معطوف کے درمیان کوئی فاصلہ ہو جیسے **ضربتَ الیوم و زیدٌ** میں نے

اور زید نے آج مارا

سوال   ضمیر مجرور متصل کو معطوف علیہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب   ضمیر مجرور متصل کو معطوف علیہ بنانا ہو تو معطوف پر بھی حرف جر داخل کرنا پڑتا ہے

جیسے **مررتُ بک وبزید** میں تیرے پاس سے اور زید کے پاس سے گزرا

سوال   عطف کہاں جائز ہے اور کہاں جائز نہیں؟

جواب   جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا جائز ہو وہاں عطف بھی جائز ہے اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا جائز نہیں وہاں عطف بھی جائز نہیں جیسے **قام زید و عمرو**

زید اور عمرو کھڑے ہوئے

سوال   دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف جائز ہے یا نہیں؟

جواب   اس میں اختلاف ہے

فراء کا موقف: ہر جگہ جائز ہے

سیبویہ کا موقف: ہر جگہ ناجائز ہے

اکثر نحویوں کا موقف: جہاں معطوف علیہ مجرور ہو اور مقدم ہو وہاں عطف جائز ہے وگرنہ جائز نہیں جیسے **فی الدار زیدٌ و الحجرة عمرو** گھر میں زید اور حجرہ میں عمرو ہے

تاکید کا بیان

سوال تاکید کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب تاکید وہ تابع ہے جو منسوب الیہ میں متبوع کی پختگی پر دلالت کرے یا حکم کے متبوع کے ہر ہر فرد کو شامل ہونے پر دلالت کرے جیسے **جاءنی زیدٌ نفسهٗ** میرے پاس زید بذات خود آیا

سوال تاکید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب تاکید کی دو قسمیں ہیں تاکید لفظی تاکید معنوی

سوال تاکید لفظی کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب تاکید لفظی کسی لفظ کا تکرار ہے جیسے **جاءنی زیدٌ زیدٌ** میرے پاس زید آیا زید

سوال تاکید معنوی کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب تاکید معنوی گنتی کے چند مخصوص الفاظ سے ہوتی ہے

سوال تاکید معنوی کے الفاظ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب نو الفاظ ہیں

نفس ، عين ، كِلاهما ، كِلْتاهما ، كُلٌّ ، اَجْمَع ، اَكْتَع ، اَبْتَع ، اَبصع

سوال تاکید معنوی کے لیے نفس اور عین کا قاعدہ بیان کریں

جواب مؤکد کے مختلف ہونے سے نفس اور عین کا صیغہ بھی مختلف ہو گا اور اس کے ساتھ متصل ضمیر بھی مختلف ہو گی جیسے جاءني زيدٌ نفسُهُ

جاءنى الزَّيدَان أَنْفُسهمَا او نَفْسَاهُمَا جاءنى الزَّيدُون أَنْفُسهم

جاءنى زيد عينَه جاءنى الزيدان عينَاهُما او أَعينهما جاءنى الزيدون أَعْينَهم

سوال کلا اور کلتا کا قاعدہ اور مثال بیان کریں

جواب کلا اور کلتا یہ صرف تثنیہ کے لیے آتے ہیں ان کے ساتھ ضمیر بھی تثنیہ کی ہو گی یا تثنیہ کا اسم ہو گا جیسے قَامَ الرَّجُلَان كِلَاهُمَا قَامت الْمرأَتَان كِلْتَاهُمَا

سوال کل کا قاعدہ اور مثال بیان کریں

جواب مؤکد کے اختلاف سے کل کے ساتھ متصل ضمیر مختلف ہوتی ہے صیغہ مختلف نہیں ہوتا یہ واحد کے لیے بھی آتا ہے جیسے رأيتَ المسجدَ كُلَّه اور جمع کے لئے بھی آتا ہے جیسے جاءنى القوم كلهم تثنیہ کے لیے نہیں آتا

سوال اجمع اكتع ابتع اور ابصع کا قاعدہ اور مثال بیان کریں

جواب مؤکد کے مختلف ہونے سے ان الفاظ کا صیغہ مختلف ہوتا ہے ان کے ساتھ ضمیر متصل نہیں ہوتے اور یہ سب الفاظ واحد کے لیے بھی آتے ہیں جمع کے لئے بھی تثنیہ کے لیے نہیں آتے

جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ اَكْتَعُونَ اَبْتَعُونَ أَبْصَعُونَ
قَامَتْ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ كُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ

سوال نفس اور عین کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لائی جاسکتی ہے؟

جواب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے لائی جائے گی پھر مرفوع منفصل کی تاکید کے لیے نفس اور عین کو لایا جاسکتا ہے جیسے ضَرَبْتَ أَنْتَ نَفْسَكَ تونے بذات خود مارا

سوال کل اور اجمع کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب کل اور اجمع کے لیے شرط یہ ہے کہ مؤکد کے اجزاء کرنا ممکن ہو یا تو حسا جیسے قوم یا حکما جیسے غلام جیسے أَكْرَمْتُ الْعَبْدَ كُلُّهُ میں نے پورا غلام خریدا یہ نہیں کہہ سکتے أَكْرَمْتَ الْعَبْدَ كُلُّهُ میں نے پورے غلام کی عزت کی

سوال اکتع ابتع ابصع کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب یہ سب الفاظ اجمع کے بغیر استعمال نہیں ہوسکتے ان کے ساتھ اجمع کا ذکر شرط ہے نیز یہ الفاظ اجمع سے پہلے بھی نہیں آسکتے اور ان کا معنی اجمع والا ہی ہوتا ہے

بدل کا بیان

سوال بدل کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب بدل وہ تابع ہے جس کی اسی چیز کی نسبت کی جاتی ہے جس کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی اور نسبت سے مقصود تابع ہوتا ہے نہ کہ متبوع جیسے جاءنی زید ابوہ میرے پاس زید کا ابو

آیا

سوال بدل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب بدل کی چار قسمیں ہیں

بدل الکل بدل البعض بدل الاشتمال بدل الغلط

سوال بدل الکل کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب بدل الکل وہ تابع ہے جس کا مدلول اور متبوع کا مدلول ایک ہی ہو جیسے جاءنی زید اخوک

سوال بدل البعض کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب بدل البعض وہ تابع ہے جس کا مدلول متبوع کے مدلول کا جزء ہو جیسے ضربت زیدا رأسہ میں نے زید کے سر پر مارا

سوال بدل الاشتمال کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب بدل الاشتمال وہ تابع ہے جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو جیسے سلِب زید ثوبہ زید کا کپڑا چھین لیا گیا

سوال بدل الغلط کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب بدل الغلط وہ تابع ہے جو غلطی سے نکلنے والے لفظ کے بعد ذکر کیا جاتا ہے جیسے جاءنی زیدٌ جعفر میرے پاس زید جعفر آیا رأیت رجلا حمارا میں نے مرد گدھے کو دیکھا

سوال کس صورت میں بدل کی صفت لانا واجب ہے اور کس صورت میں واجب نہیں مثال

کے ساتھ وضاحت کریں
جواب بدل اور مبدل منہ کی چار صورتیں ہیں
دونوں معرفہ ہوں بدل کی صفت لانا واجب نہیں
دونوں نکرہ ہوں تو بھی واجب نہیں
مبدل منہ نکرہ اور بدل معرفہ ہو تو بھی واجب نہیں
مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا واجب ہے جیسے **بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ**

عطف بیاں

سوال عطف بیان کی تعریف اور مثال بیان کریں
جواب عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں مگر اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے جیسے **قام ابو حفصٍ عمر** حفص کا ابو عمر کھڑا ہوا یہ عام طور پر اسم کے دو ناموں سے زیادہ مشہور نام ہوتا ہے
سوال بدل الکل اور عطف بیان میں لفظی اور معنوی فرق بیان کریں
جواب بعض نحویوں کے نزدیک کوئی فرق نہیں جبکہ جمہور کے نزدیک فرق ہے
معنوی فرق بدل الکل نسبت سے مقصود ہوتا ہے جبکہ عطف بیان مقصود نہیں ہوتا وہ تو صرف وضاحت کے لیے آتا ہے
لفظی فرق جہاں عطف بیان کا متبوع معرف باللام ہو اور متبوع کی طرف صفت کی اضافت کی گئی ہو اور وہ صفت بھی معرف باللام ہو وہاں عطف بیان کو بدل الکل بنانے کی صورت

میں معنوی طور پر خرابی لازم آتی ہے جیسے أَنَا ابْنُ التَارِك الْبَكْرِيِّ بِشْرٍ

اس مثال میں بِشْرٍ عطف بیان ہے اور الْبَكْرِيِّ مَتبوع ہے جو کہ معرف باللام ہے اور اس کی طرف التارِك اسم فاعل کی اضافت کی گئی ہے جو کہ صفت بھی ہے اور معرف باللام بھی ہے یہاں بِشْرٍ کو عطف بیاں بنانا تو درست ہے مگر بدل الکل بنانا درست نہیں اس لیے کہ بدل کے پیچھے ایک اور عامل ہو تا ہے وہی جو مبدل منہ کے پیچھے عامل ہو تا ہے جبکہ یہاں بِشْرٍ کا عامل التارِك کو نہیں بنایا جا سکتا اس لیے کہ اسم فاعل معرف باللام کی اضافت معرفہ کی طرف نہیں کی جاتی

سوال اس شعر کا ترجمہ کریں

أَنَا ابْنُ التَارِك الْبَكْرِيِّ بِشْرٍ ،،،، عَلَيْه الطَيْرُ تَرقُبُهُ وُقُوْعاً

جواب میں، بکری بشر کو قتل کرنے والے کا بیٹا ہوں جس پر پرندے تھے جو اس کی روح نکلنے کا انتظار کر رہے تھے

بکری سے مراد بکر قبیلہ کا رہنے والا شخص ہے اور بکر قبیلہ کے رہنے والے بہت بہادر ہوتے تھے اسی لیے اس کو قتل کرنے پر شاعر فخر کر رہا ہے